(صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لیے)

ماہنامہ

انصاراللہ

اپریل 2014ء جمادی الثانی 1435ھ شہادت 1393ہش

سولہویں آل پاکستان سپورٹس ریلی مجلس انصاراللہ 2014ء کی جھلکیاں

صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

ماہنامہ

انصار اللّٰہ

جمادی الثانی 1435ھ۔شہادت 1393 ھش۔اپریل 2014ء جلد 46 شمارہ 04   ایڈیٹر : احمد طاہر مرزا

فہرست

لاکھوں مریانِ کرام (اداریہ)	4	الف اللہ تے میم محمدؐ (منظوم)	23
امن اور سلامتی کا پیغام (درس القرآن)	6	شیخ عبدالرشید شرما صاحب کا ذکرِ خیر	25
نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک (درس الحدیث)	7	دیکھو اپریل فول کیسی بری رسم ہے	26
دعائیں اور اعمال صالحہ (امام الکلام)	9	اپریل کے اہم عالمی دن	27
رحمتش در کوئے ما بارید ہ است (فارسی کلام)	10	اردو زبان کی ترویج نئی نسل میں کیونکر ہو	29
مصطفیٰ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت (اردو منظوم)	11	''بیت الحمد'' حیدرآباد دکن	31
جنت کے نظارے	12	سولہویں سالانہ سپورٹس ریلی (رپورٹ)	32
قربِ الٰہی اور قوتِ ارادی	14	اخبارِ مجالس	37
مسنون کلمات	18	اشاریہ ماہنامہ انصاراللہ 2013ء	39
اردو زبان کا ارتقاء	19	□□□□□□□□□□□	

نائبین: ○ ریاض محمود باجوہ ○ نوید مبشر شاہد

مجلس ادارت: ○ رانا ارسال احمد ○ احمد مستنصر قمر ○ عبدالمالک

فون نمبر 047-6212982۔ فیکس 047-6214631 موبائل نمبر مینیجر (0336-7700250)

ویب: www.ansarullahpk.org   قائد اشاعت: quaid.ishaat@ansarullahpk.org

ای میل دفتر انصاراللہ: ansarullahpakistan@gmail.com , magazine@ansarullahpk.org

پبلشر: عبدالمنان کوثر   پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ   کمپوزنگ و ڈیزائننگ: فرحان احمد ذکاء

مقام اشاعت: دفتر انصاراللہ دارالصدر جنوبی، چناب نگر (ربوہ)   مطبع: ضیاء الاسلام پریس

شرح چندہ پاکستان: سالانہ 300 روپے   قیمت فی پرچہ: 25 روپے

اداریہ

لاکھوں مربیانِ کرام

خدمتِ دین کیلئے روحانی سپہ سالار ہر دور میں تیار ہوتے رہے ہیں اور یہ سلسلہ تاقیامت نہیں رکے گا۔جب 1906ء میں قادیان میں مدرسہ احمدیہ کی بنیاد رکھی گئی تو اشاعت دین کیلئے فوج درفوج نوجوان تیار ہونے لگے۔اسی مدرسہ احمدیہ کو بعدہٗ جامعہ احمدیہ کا نام دیا گیا۔قیامِ پاکستان کے بعد اگرچہ قادیان میں یہ دینی ادارہ جاری رہا تاہم بڑھتی ہوئی تربیتی ضروریات کے پیشِ نظر ربوہ میں نیا مرکز آباد ہونے کے ساتھ ساتھ پاکستان میں بھی جامعہ کا قیام عمل میں آیا۔اور آج ایک صدی بعد 2014ء میں یہ ادارہ دینِ حق کی اشاعت کیلئے سینکڑوں مربیانِ کرام پیدا کررہا ہے۔اب جبکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ 204 ممالک میں پھیل چکی ہے تو اس کے ساتھ ساتھ مربیان کرام کی ضروریات بھی بڑھتی جارہی ہیں اور جب دو ممالک میں مطلوبہ واقفین پورے نہ ہوسکے تو پھر دنیا کے دیگر ممالک میں بھی جامعات کا آغاز کیا گیا جیسے انڈونیشیا، غانا، بنگلا دیش، کینیڈا، برطانیہ اور جرمنی وغیرہ جہاں آج بفضل الٰہی سینکڑوں واقفین پیدا ہورہے ہیں جو دنیا کے کونے کونے میں دینِ حق کا پیغام پہنچانے کا افضل ترین فریضہ ادا کررہے ہیں۔

اب وہ وقت دور نہیں رہا جب سینکڑوں نہیں ہزاروں نہیں لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں مربیان کی ضرورت پیش آئے گی جیسا کہ سیدنا حضرت مصلح موعود نوراللہ مرقدہٗ نے آج سے 59 سال قبل ربوہ میں اپنے 20 جنوری 1956ء کے خطبہ جمعہ میں خاص طور پر نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:

''وہ دن دور نہیں جب ہم اس (امریکہ) کے مذہب کو توڑ کر رکھ دیں گے۔وہ دن دور نہیں جب احمدیت کے ذریعہ امریکہ میں عیسائیت پاش پاش ہوجائے گی اور (دینِ حق) قائم ہوجائے گا۔وہ دن دور نہیں جب مسیح کو امریکہ کے تخت سے اُتار دیا جائے گا اور محمد رسول اللہ ﷺ کو تخت پر بٹھا دیا جائے گا۔جب وہ زمانہ آجائے گا تو حکومتِ امریکہ بے شک ہمیں امداد دے گی اور نہ صرف ہمیں حکومتِ امریکہ امداد دے گی بلکہ وہ ہمارے آگے ہاتھ جوڑے گی کہ خدا کے لئے ہم سے مدد لو اور ہمیں ثواب سے محروم نہ رکھو۔

پس میں نوجوانوں سے کہتا ہوں کہ یہ دن تمہارے کام کے دن ہیں۔یورپ اور امریکہ (دینِ حق) کی اشاعت کے لئے (مربی) مانگ رہے ہیں۔اگر شاہدوں پر انحصار کیا جائے تو وہ شائد بیس پچیس ہوں گے۔حالانکہ صرف امریکہ اس وقت دوسو (مربی) مانگ رہا ہے۔مگر کل وہ دوسو (مربی) نہیں مانگے گا، بلکہ دوہزار (مربی) مانگے گا۔پرسوں وہ دوہزار (مربی) نہیں مانگے گا بلکہ دولاکھ (مربی) مانگے گا۔ترسوں وہ دولاکھ (مربی) نہیں مانگے گا بلکہ دوکروڑ (مربی) مانگے گا اور دوکروڑ شاہد تیار کرنے کے لئے دوسو سال چاہئیں۔آخر تمہیں پرانے صحابہ والا طریق ہی اختیار کرنا پڑے گا کہ اِدھر کسی نے کلمہ پڑھا اور احمدی ہوا اور اُدھر وہ (مربی) بن گیا۔حضرت ابوبکرؓ اور حضرت

عمرؓ کو دیکھ لو، وہ شاہد نہیں تھے۔ اُنہوں نے کلمہ ہی پڑھا تھا کہ اسلام کے مبلغ ہو گئے...... احمدیت سمجھ آتے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب جو اردو میں ہیں، پڑھنی شروع کر دو۔ اگر تم انہیں غور سے پڑھو تو تھوڑے دنوں میں ہی تم ایسے (مربی) بن جاؤ گے کہ بڑے بڑے عالم بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔" ❶

پس ضرورت اس امر کی ہے اکناف عالم میں پھیلے ہوئے احباب جماعت زیادہ سے زیادہ واقفین نو اور اپنی اولاد کو خدمت دین کے عظیم الشان کاموں کیلئے پیش کریں تا سیدنا حضرت فضلِ عمر نور اللہ مرقدہٗ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ ہماری زندگیوں میں ہی پورے ہو جائیں۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ہمیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو نہ صرف زبانی بلکہ عملی طور سے کچھ کر کے دکھانے والے ہوں۔ علمیت کا زبانی دعویٰ کسی کام کا نہیں۔ ایسے ہوں کہ نخوت اور تکبر سے بکلی پاک ہوں اور ہماری صحبت میں رہ کر یا کم از کم ہماری کتابوں کا کثرت سے مطالعہ کرنے سے ان کی علمیت کامل درجہ تک پہنچی ہوئی ہو...... (تربیت) سلسلہ کے واسطے ایسے آدمیوں کے دوروں کی ضرورت ہے مگر ایسے لائق آدمی مل جاویں کہ وہ اپنی زندگی اس راہ میں وقف کر دیں۔ آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ بھی اشاعت اسلام کے واسطے دور دراز ممالک میں جایا کرتے تھے۔ یہ جو چین کے ملک میں کئی کروڑ مسلمان ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی صحابہؓ میں سے کوئی شخص پہنچا ہو گا۔" ❷

❶ روزنامہ الفضل 7 فروری 1956ء صفحہ 5-2 ❷ ملفوظات جلد پنجم طبع 2003ء، نظارت اشاعت ربوہ صفحہ 682

اخلاص و وفا کے نمونے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب جماعت کے اخلاص و وفا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافتِ احمدیہ نے ہمیشہ قائم رہنا ہے اور وفا قائم کرنے والے اس میں ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں گے......۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں لاکھوں، کروڑوں ایسے ہیں جو حضرت علیؓ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے، اخلاص و وفا کے نمونے قائم کرنا جانتے ہیں۔ نظام جماعت اور نظام خلافت کے لئے قربانیاں کرنا جانتے ہیں...... میں تو روزانہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید و نصرت کے نظارے دیکھتا ہوں۔ لوگوں کے اخلاص و وفا کے نظارے دیکھتا ہوں...... اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو وعدے کئے ہیں وہ انہیں پورا ہوتا ہمیں دکھا بھی رہا ہے اور ہمیشہ دکھاتا رہے گا اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہماری نسلوں کو بھی دکھاتا رہے۔" ❸

(خطبات مسرور 2004ء، از نظارت اشاعت ربوہ، جلد 2 صفحہ 959)

درس القرآن

امن وسلامتی کا پیغام

يَـا أَيُّهَـا الَّـذِيْنَ آمَنُوْا كُونُوْا قَوَّامِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلٰٓى أَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ (المائدہ:9)

ترجمہ: ''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو''۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیروکاروں کو ہمیشہ 'سلام' کہنے کی تعلیم دی ہے جس کا مطلب ہے کہ ہمیشہ سلامتی کو پھیلاتے رہو۔ ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک اسوہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ تمام غیر مسلموں پر بھی سلامتی بھیجتے خواہ وہ یہودی، عیسائی یا ان کا تعلق کسی بھی مذہب یا عقیدہ سے ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا اسی لئے کرتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تمام لوگ خدا تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور خدا تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک نام 'سلام' یعنی سلامتی کا ذریعہ بھی ہے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام بنی نوع انسان کے لئے امن اور سلامتی چاہتے تھے......

فرمایا:

درحقیقت (دین حق) ایسے احکام اور تعلیمات سے بھرا پڑا ہے جو تمام لوگوں کے لئے امن اور سلامتی کا درس دیتی ہیں۔ انصاف کے قیام کے متعلق قرآن کریم کیا فرماتا ہے؟ سورۃ المائدہ کی آیت 9 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو''۔

پس اس آیت میں قرآن کریم نے انصاف کے اعلیٰ ترین معیاروں کی نشاندہی فرمائی ہے۔ یہ حکم ایسے لوگوں کے لئے جو بہیمانہ اور سفاکانہ حرکتیں کرنے کے باوجود اپنے آپ کو (مومن) بھی کہتے ہیں کسی قسم کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑتا اور نہ ان لوگوں کی تنقید کے لئے کوئی گنجائش چھوڑتا ہے جو (دین حق) کو شدت پسندی کا اور جبر کا مذہب سمجھتے ہیں یا اس کو ایسا بنا کر پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔...... پس انصاف کے یہ اصولی معیار ہیں جو دنیا میں معاشرہ کی بنیادی اکائی سے لے کر عالمی سطح تک امن کا قیام کرسکتے ہیں۔''

(الفضل انٹرنیشنل لندن 17 تا 23 جنوری 2014ء)

درس حدیث

نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک

عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حُبِّبَ اِلَيَّ النِّسَاءُ وَالطِّيْبُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلَاةِ [1]

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتیں اور خوشبو مجھے پسند ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے فطرت میں استعدادوں کے مطابق نُور رکھا ہے۔ نیک فطرت زیادہ جذب کرتا ہے نیکیوں کو، جس میں کمی ہے وہ کم جذب کرتا ہے اور اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق ہر کوئی اس نُور سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ پس یہ آنحضرت ﷺ کا کامل نُور تھا جو اللہ تعالیٰ کے نُور کا پرتَو تھا اور اب تا قیامت یہی نُور ہے جس نے دنیا کو فیض پہنچانا ہے...... تا کہ دنیا اس کی روشنی سے فیضیاب ہو اور اس کام کو جاری رکھنے کی وجہ سے آپ کو، حضرت مسیح موعودؑ کو خاتم الخلفاء کہا گیا ہے کہ آپ سے پہلے جو بھی اولیاء اور مجدد دین آئے ان کے ذریعہ مخصوص لوگوں اور مخصوص علاقوں میں اس تعلیم کو پھیلانے کا کام ہوتا رہا جو آنحضرت ﷺ لے کر آئے تھے۔

اب مسیح (-) کے ذریعہ سے اونچے ترین طاقوں پر رکھ کر اس چراغ کو دنیا کے تمام کناروں تک یکدفعہ پہنچانے کا جو کام ہے وہ...... حضرت مسیح موعود کے ماننے والوں کے ذریعہ سے ہی ہو رہا ہے۔ جو (دین) کی حقیقی تعلیم کو آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ کے مطابق پھیلانے کے کام انجام دے رہے ہیں اور اونچے ترین میناروں سے تمام دنیا میں یکدفعہ اس کو دکھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آپؐ کے اُسوہ، آپ کے اخلاق کو اور آپ کی تعلیم کو، اور اس خاتم الخلفاء کے بعد نظام خلافت ہی ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے ان طاقوں سے اور میناروں کو اونچا کرنے کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مفوضہ فرائض کو پورا کرنا ہے...... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۔يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ (النور: 37) کہ ایسے گھروں میں جن کے متعلق اللہ نے اذن دیا ہے کہ انہیں بلند کیا جائے اور ان میں اس کے نام کا ذکر کیا جائے، ان میں صبح و شام اس کی تسبیح کرتے ہیں۔...... عمل صالح کی طرف ہر وقت توجہ رکھنے والے ہیں اور اسوۂ رسول ﷺ کی پیروی کرنے والے ہیں۔ اور ایسے گھروں کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ انہیں بلند کیا جائے گا...... جن میں اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر کیا جاتا ہے اور اس میں صبح شام اس کی تسبیح کی جاتی ہے۔ یعنی نمازوں کی پابندی ہوتی ہے۔ پس اس نور سے حصہ لینے کے لئے اور دین کا مددگار بننے کے لئے پہلی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے اور عبادتوں کی طرف توجہ دی

جائے...... پس جس نور سے حصہ لینا ہے اور اس کے فیض یافتہ لوگوں میں شمار ہونا ہے تو اس کے لئے پھر نبی کریم ﷺ کی اس بات کو بھی یاد رکھنا ہوگا کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ اور یہ نماز ہی ہے جو ہر ایک کو اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی بنے گی۔ عام طور پر ظہر عصر کی نمازیں جمع کرنے کا بڑا رواج ہو جاتا ہے جو سوائے مجبوری کے نہیں ہونا چاہئے۔ بعض دفعہ مجبوری میں ہوتا ہے لیکن ایک عادت نہیں بن جانی چاہئے......۔

حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے، ان کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ظہر کی نماز سے قبل چار رکعتیں ادا کیا کرتے تھے۔ کسی نے ان سے پوچھا کہ آپ نے نماز سے پہلے ان چار رکعات پر دوام کیوں اختیار کیا ہے۔ بڑی باقاعدگی رکھتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔ میں نے آپؐ سے پوچھا تو آپ یعنی کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ ایک ایسی گھڑی ہے جس میں آسمانوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اس لئے مَیں پسند کرتا ہوں کہ اس گھڑی میں میرا کوئی نیک عمل بلند ہو۔ (2)

پس یہ تھے وہ لوگ جو اس نُور سے براہ راست فیض پاتے ہوئے اپنے ہر نیک عمل کو اپنی بلندی درجات کا ذریعہ بنانے کی کوشش کرتے تھے اور ان کے ہی گھر تھے جو اُس بلند مقام تک پہنچے۔ یہی وہ لوگ تھے جو اس بلند مقام تک پہنچے۔ جب وہ رضی اللہ عنہم بنے اور بعد میں آنے والوں کے لئے پھر ایک نمونہ ٹھہرے۔

آج مسیح (-) کے غلاموں کا بھی یہی کام ہے اور ان کی یہی کوشش ہونی چاہئے کہ اپنے اعمال کی بلندی کے لئے جس حد تک بھی نیک عمل بجا لانے کی کوشش کی جائے کوشش ہو سکتی ہو کی جائے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود...... نے فرمایا ہے کہ نُور سے وہی فیض پائے گا جس کے پاس کچھ نُور ہو۔ اور اس کے حصول کے لئے اعمال شرط ہے اور ہر موقع سے جو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والا ہے اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ضرورت ہے۔'' (3)

1۔ سنن النسائی کتاب عشرۃ النساء باب حب النساء حدیث نمبر 3957

2۔ مسند احمد بن حنبل مسند ابوایوب الانصاری ایڈیشن 1998ء، جلد 7 صفحہ 777 حدیث نمبر 23947 مطبوعہ بیروت

3۔ خطبہ جمعہ فرمودہ 19 جون 2009ء، بحوالہ خطبات مسرور جلد ہشتم صفحہ 283 تا 285

صفات باری تعالیٰ کا ادراک

''ہر مومن کا فرض بنتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس صفت (الملک) کا ادراک حاصل کرے۔ اسے ذہن میں رکھے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اس کے بتائے ہوئے راستے پر چلے اس کی عبادات کی طرف توجہ دے۔ اس کے احکامات پر عمل کرے اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرے'' (خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 123)

کلام الامام

دعائیں اور اعمال صالحہ

(ارشادات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''دعائیں بہت کیا کرو۔نماز مشکلات کی کنجی ہے۔ماثورہ دعاؤں اور کلمات کے سوا اپنی مادری زبان میں بھی بہت دعا کیا کرو تا اس سے سوز و گداز کی تحریک ہو اور جب تک سوز و گداز نہ ہو اسے ترک مت کرو کیونکہ اس سے تزکیہ نفس ہوتا ہے اور سب کچھ ملتا ہے۔'' ❶

''دعا کا سلسلہ ہر وقت جاری رکھو اپنی نماز میں جہاں جہاں رکوع وسجود میں دعا کا موقعہ ہے دعا کرو اور غفلت کی نماز کو ترک کر دو۔رسمی نماز کچھ ثمرات مترتب نہیں لاتی۔'' ❷

''نماز میں دعائیں اپنی زبان میں مانگو جو طبعی جوش کسی کی مادری زبان میں ہوتا ہے وہ ہرگز غیر زبان میں پیدا نہیں ہوسکتا۔'' ❸

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی دعا

'' اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی دعا انسان کو ہر کجی سے نجات دیتی ہے اور اس پر دین قویم کو واضح کرتی ہے۔ اور اس کو ویران گھر سے نکال کر پھلوں اور خوشبوؤں بھرے باغات میں لے جاتی ہے اور جو شخص بھی اس دعا میں زیادہ آہ وزاری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو خیر و برکت میں بڑھاتا ہے''۔ ❹

''اعمال صالحہ کی طاقت سے ان کا خدائے تعالیٰ کی طرف رفع ہوتا ہے۔'' ❺

فرمایا:

''مَیں اپنی جماعت کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ ضرورت ہے اعمال صالحہ کی۔خدا تعالیٰ کے حضور اگر کوئی چیز جاسکتی ہے تو وہ یہی اعمال صالحہ ہیں۔'' ❻

1۔ملفوظات جلد سوم صفحہ 589۔2۔ملفوظات جلد سوم صفحہ 176۔3۔ملفوظات جلد چہارم صفحہ 29۔4۔کرامات الصادقین، روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 136۔5۔ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 334۔6۔ملفوظات جلد اول اشاعت 2003ء مطبوعہ ربوہ صفحہ 114

فارسی منظوم کلام

رحمتش در کوئے ما باریدہ است

آمدم بر وقت چوں ابرِ بہار با من آمد صد نشانِ لُطفِ یار

میں ابر بہار کی طرح وقت پر آیا ہوں اور میرے ساتھ یار کی مہربانیوں کے سینکڑوں نشانات ہیں۔

آسماں از بہر من بارد نشاں ہم زمیں الوقت گوید ہر زماں

آسمان میرے لئے نشان برساتا ہے اور زمین بھی ہر دم یہی کہتی ہے کہ وقت یہی ہے۔

ایں دو شاہد بہر من استادہ اند باز در من ناقصاں اُفتادہ اند

میری تائید میں یہ دو گواہ کھڑے ہیں پھر بھی یہ بیوقوف میرے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔

ہائے ایں مردم عجب کور و کراند صد نشاں بینند غافل بگزرند

ہائے افسوس یہ لوگ عجب طرح کے اندھے اور بہرے ہیں سینکڑوں نشان دیکھتے ہیں پھر بھی غافل گزر جاتے ہیں۔

او چو بر کس مہربانی می کند از زمینی آسمانی می کند

وہ خدا تو جب کسی پر مہربانی کرتا ہے تو اُسے زمینی سے آسمانی بنا دیتا ہے۔

عزّتش بخشد زفضل و لطف و جُود مہر و مہ را پیشش آرد در سُجود

اپنے فضل لطف اور کرم سے اسے عزت بخشتا ہے سورج اور چاند کو اس کے سامنے سجدہ میں گراتا ہے

من نہ از خود اِدّعائے کردہ ام امرِ حق شد اقتدائے کردہ ام

میں نے اپنے پاس سے یہ دعویٰ نہیں کیا۔ بلکہ خدا کے حکم کی پیروی کی ہے۔

آں خدا کایں عاجزے را چیدہ است رحمتش در کوئے ما باریدہ است

وہ خدا جس نے اس عاجز کو منتخب کیا ہے اس کی رحمت ہماری گلی میں برسی ہے۔

(سراجِ منیر روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 98-99)

اردو منظوم کلام

مصطفیٰؐ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت

آج ان نوروں کا اِک زور ہے اِس عاجز میں
دل کو ان نوروں کا ہر رنگ دلایا ہم نے

جب سے یہ نور ملا نور پیمبر سے ہمیں
ذات سے حق کی وجود اپنا ملایا ہم نے

مصطفیٰ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے

ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

اُس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے

مورد قہر ہوئے آنکھ میں اغیار کے ہم
جب سے عشق اس کاتہِ دل میں بٹھایا ہم نے

زعم میں ان کے مسیحائی کا دعویٰ میرا
افترا ہے جسے از خود ہی بنایا ہم نے

کافر و ملحد و دجّال ہمیں کہتے ہیں
نام کیا کیا غمِ ملّت میں رکھایا ہم نے

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

تیری اُلفت سے ہے معمور مرا ہر ذرّہ
اپنے سینہ میں یہ اک شہر بسایا ہم نے

صفِ دشمن کو کیا ہم نے بحجّت پامال
سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

نور دکھلا کے تیرا سب کو کیا ملزم و خوار
سب کا دل آتشِ سوزاں میں جلایا ہم نے

نقشِ ہستی تری الفت سے مٹایا ہم نے
اپنا ہر ذرّہ تری راہ میں اڑایا ہم نے

تیرا میخانہ جو اِک مرجع عالم دیکھا
خُم کا خُم منہ سے بصد حرص لگایا ہم نے

شانِ حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے
تیرے پانے سے ہی اُس ذات کو پایا ہم نے

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 225)

اصلاح معاشرہ

جنت کے نظارے

ہم دونوں چلّائے کہ پیچھے پکّی اینٹیں ہیں

آئینے بھی میلے ہوجاتے ہیں تم اپنے آپ کو صاف بھی کرتے رہو

(سیدنا حضرت مصلح موعود نوراللہ مرقدہٗ)

سیدنا حضرت فضل عمر نوراللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:

’’میں جماعت کے احباب کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے لئے آئینہ بناؤ۔ لیکن جب کہ میں نے کہا ہے کہ آئینے بھی میلے ہو جاتے ہیں تم اپنے آپ کو صاف بھی کرتے رہو بعض دفعہ صفائی دوسرے ہاتھ کی محتاج ہوتی ہے۔ انسان خود صفائی نہیں کرسکتا ایسی صورتوں میں اپنے بھائی کی امداد کرو۔ اسکے متعلق بھی مجھے رؤیا یاد آرہی ہے جو بچپن کے زمانہ کا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان دنوں زندہ تھے مجھے یاد پڑتا ہے کہ اس وقت میں سکول میں پڑھا کرتا تھا اور میں نے سکول 1905ء میں چھوڑا ہے اس لحاظ سے یہ رؤیاء 1903ء یا 1904ء کا ہے جبکہ میری عمر قریباً پندرہ سولہ سال کی تھی۔

میں نے دیکھا کہ ان کمروں میں سے ایک میں کہ جن میں مدرسہ احمدیہ کے لڑکے آجکل پڑھتے ہیں یعنی وہ کمرے کہ جو کنوئیں کے سامنے ہیں ان میں سے درمیانی کمرہ میں ہم کچھ لوگ بیٹھے ہیں گو وہ آدمی جو نظر آتے ہیں تھوڑے ہیں مگر خیال ہے کہ یہاں ساری دُنیا کے لوگ جمع ہیں۔ ماضی، حال اور مستقبل کے بھی۔ گویا وہ محشر کا دن ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کی انتظار میں ہیں کہ آئے حساب لے اور فیصلہ فرمائے۔ ایک میز لگی ہوئی ہے جس کے سامنے ایک کُرسی پڑی ہے اور چند فرشتے دائیں بائیں کھڑے ہیں اتنے میں میں نے دیکھا کہ ایک نہایت حسین نوجوان اس کرسی پر آکر بیٹھ گیا اور رؤیاء میں میں سمجھتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ ہے اور ہم سب اس گھبراہٹ اور پریشانی میں حیران ہیں کہ کیا انجام ہوگا کہ اتنے میں اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کے سامنے کئے جانے کا حکم دیا اور اس پر نگاہ ڈال کر فرمایا کہ اس شخص کو لے جاؤ اور جنت میں داخل کردو۔ پھر ایک اور شخص کو خدا تعالیٰ نے آگے لانے کا حکم دیا جو بظاہر نہایت حسین اور خوبصورت نوجوان تھا۔ جب وہ سامنے لایا گیا تو اللہ تعالیٰ نے اسکی طرف دیکھا مگر اس سے کوئی سوال نہیں کیا گویا اسکی نظروں میں ہی سارے سوال ہوگئے۔

میں نے دیکھا کہ اس کا گوشت اسکی ہڈیاں اور اسکے تمام عضلے کھال کے اندر یوں نرم ہونے شروع ہوئے۔ جیسے کوئی موم وغیرہ پگھل کر سیال ہو جاتی ہے۔ ہم نے محسوس کیا کہ اسکی کھال کے نیچے کی ہر چیز پیپ بن گئی ہے اور وہ سر سے پیر تک پیپ کا تھیلا بن کر رہ گیا ہے تب خدا تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا کہ اسے لے جاؤ اور جہنم میں داخل کر دو۔ اس وقت میں نے ایک نہایت عجیب رحمت کا نظارہ دیکھا کہ فرشتوں نے جس وقت جنتی کو جنت میں داخل کیا تو دروازے کو کھولا گیا اور جنت کی ہوائیں باہر والوں کو لگیں لیکن جس وقت دوزخی کو دوزخ میں داخل کیا تو دروازے کو نہایت تھوڑا سا کھولا اور آگے خود کھڑے ہو گئے اور اُسے دھکیل کر اندر کر کے دروازہ فوراً ہی بند کر دیا تا وہاں کہ مسموم ہوائیں دوسروں کو نہ چھوئیں۔

اسکے بعد میں نے دیکھا کہ خدا تعالیٰ کھڑا ہو گیا اور فرمایا کہ اس وقت بس اتنا ہی حساب لینا تھا ابھی محشر کا دن نہیں آیا مگر شائد تم میں سے بعض لوگ اپنے انجام دیکھنا چاہتے ہو وہ اپنی پیٹھ کی طرف دیکھیں۔ جسکی پیٹھ کی طرف کی دیوار کی کچھ اینٹیں پکی ہونگی وہ جنتی ہے اور جسکی کچی ہونگی وہ دوزخی ہے یہ کہہ کر اللہ تعالیٰ چلا گیا اور ہم لوگ جو وہاں بیٹھے تھے خاموشی سے بیٹھے رہے کسی کو یہ جرأت نہ تھی کہ مڑ کر پیٹھ کی طرف دیکھے۔ ہم بیٹھے رہے اور وقت گزرتا گیا گزرتا گیا گزرتا گیا۔ جب ایک کافی عرصہ گزر گیا تو میرے دل میں ایک خیال پیدا ہؤا۔ میں نے دیکھا کہ میرے دائیں طرف حضرت خلیفۃ المسیح اوّل بیٹھے ہیں۔ ان کی طرف جھکا اور کہا کہ مجھ سے تو پیچھے مُڑ کر دیکھا نہیں جاتا۔ انہوں نے فرمایا میری بھی یہی حالت ہے میں نے کہا مجھے ایک خیال آیا ہے میں آپ کی پیٹھ کے پیچھے دیکھتا ہوں اور آپ میری پیٹھ کے پیچھے دیکھیں۔ اس پر انہوں نے میری پیٹھ کے پیچھے دیکھا اور میں نے ان کی پیٹھ کے پیچھے اور ایک ہی وقت میں ہم دونوں چلّائے کہ پیچھے اینٹیں پکی ہیں اور جب کہ شدید خوشی کی حالت میں جب وہ شدید مایوسی کے بعد پیدا ہو انسان کے قویٰ مضمحل ہو جاتے ہیں ہمارے جسم ڈھیلے ہو کر زمین پر گر گئے اور میری آنکھ کھل گئی۔

میں آج کہ اس پر قریباً 33 سال گزر گئے ہیں اس نظارہ کو اپنی آنکھوں کے سامنے اسی طرح دیکھ رہا ہوں جس طرح کہ اس وقت دیکھا تھا۔ یہ واقعات گہرے طور پر میرے دماغ میں منقش ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ اس وقت کے جذبات آج کے جذبات نہیں ہو سکتے۔ اور اس وقت کی گھبراہٹ کا اندازہ تو آج لگایا ہی نہیں جا سکتا لیکن پھر بھی ظاہری نظارے بہت حد تک میرے دماغ میں موسوم ہیں اور یہ رؤیا **میں نے اس لئے سنایا ہے کہ کبھی کبھی انسان اپنی پیٹھ کے پیچھے نہیں دیکھ سکتا اور شک وشبہ کی حالت میں پڑا رہتا ہے اس وقت بہترین تجویز یہی ہوتی ہے کہ تم اپنے بھائی کی پیٹھ کی طرف دیکھو کہ وہ تمہاری پیٹھ کی طرف دیکھے۔ تم اسکی صفائی کرو اور وہ تمہاری صفائی کرے"**

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19/مارچ 1937 از الفضل قادیان 24/مارچ 1937ء)

قربِ الٰہی اور قوتِ ارادی

ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا چاہئے

آنحضور ﷺ کی کامل پیروی کرنے والے خدا تعالیٰ کا قرب پانے والے ہوں گے

جائزے کی ضرورت ہے کہ ہم میں سے کتنے ہیں جنہیں یہ شوق ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

'' ہمیں اس بات کو جاننے کی ضرورت ہے اور جائزے کی ضرورت ہے کہ ہم دیکھیں کہ ہم میں سے کتنے ہیں جنہیں یہ شوق ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔ رمضان میں ایک مہینہ نہیں یا ایک مرتبہ اعتکاف بیٹھ کر پھر سارا سال یا کئی سال اس کا اظہار کر کے نہیں بلکہ مستقل مزاجی سے اس شوق اور لگن کو اپنے اوپر لاگو کر کے، تا کہ اللہ تعالیٰ کا قرب مستقل طور پر حاصل ہو، ہم میں سے کتنے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ پیار کا سلوک کرتے ہوئے دعاؤں کی قبولیت کے نشان دکھاتا ہے، اُن سے بولتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر یہ معیار حاصل کرنا یا حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔

پس (......) کے احیائے نو کا یہی تو وہ انقلاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا کرنے کے لئے آئے تھے۔ اگر واقع میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام ہر ایک کو معلوم ہو اور آپ کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے کی ہر ایک میں تڑپ ہو، اگر ہمیں پتا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر کتنے عظیم نشانات دکھائے اور آپ کے ماننے والوں میں سے بھی بے شمار کو نشانات سے نوازا تو ہم میں سے ہر ایک اُس مقام کے حصول کی خواہش کرتا اور اس کے لئے کوشش کرتا جہاں اُس سے بھی براہِ راست یہ نشان ظاہر ہوتے اور اُسے نظر آتے۔ قوتِ ایمان میں وہ جلاء پیدا ہو جاتی جس کے ذریعہ سے پھر ایسی قوتِ ارادی پیدا ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لئے ایک خاص جوش پیدا کر دیتی ہے۔

پس اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نشانات جن کا اظہار اللہ تعالیٰ آج تک فرماتا

چلا آ رہا ہے ہمارے دلوں میں ایک جوت جگانے والا ہونا چاہئے کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر کے آپ علیہ السلام اور اپنے اور آپ کے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت کے طفیل آپ کے ہر اُسوہ کو اپنے اوپر لاگو کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُس مقام پر پہنچ جائیں جہاں اللہ تعالیٰ ہم سے ایک خاص پیار کا سلوک کر رہا ہو۔''

پھر فرمایا:

''ہم دنیاوی چیزوں میں تو دوسروں کی نقل کرتے ہیں۔ کسی کی اچھی چیز دیکھ کر اُس کو حاصل کرنے کی خواہش کرتے ہیں یا کوشش کرتے ہیں اور پھر اس کے لئے کئی طریقے بھی استعمال کرتے ہیں، اور اس معاملے میں ہر ایک اپنی سوچ اور اپنی پہنچ کے مطابق عمل کرنے کی یا نقل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کوئی کسی کا مثلاً اچھا، خوبصورت جوڑا ہی پہنا ہوا دیکھ لے، سوٹ پہنا ہوا دیکھ لے تو اس کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اُس کو بھی مل جائے اور اُس کے پاس بھی ایسا ہی ہو۔ کوئی کوئی اور چیز دیکھتا ہے تو اُس کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔ اب تو ٹی وی نے دنیا کو ایک دوسرے کے اتنا قریب کر دیا ہے کہ متوسط طبقہ تو الگ رہا، غریب افراد بھی یہ کوشش کرتے ہیں کہ میرے پاس زندگی کی فلاں سہولت بھی موجود ہونی چاہئے اور فلاں سہولت بھی موجود ہونی چاہئے۔ ٹی وی بھی ہو میرے پاس اور فریج بھی ہو میرے پاس کیونکہ فلاں کے پاس بھی ہے۔ وہ بھی تو میرے جیسا ہے۔ یہ نہیں سوچتے کہ اگر فلاں کو یا زید کو یہ چیزیں اُس کے کسی عزیز نے تحفۃً لے کر دی ہیں تو مجھے اس بات پر لالچ نہیں کرنا چاہئے۔ فوراً یہ خیال ہوتا ہے کہ زید کے پاس یہ چیز ہے تو میرے پاس بھی ہو اور پھر قرض کی کوشش ہو جاتی ہے۔ یا بعض لوگوں کو اس کام کے لئے بعض جگہوں پر امداد کی درخواست دینے کی بھی عادت ہوگئی ہے۔

بیشک جماعت کا فرض ہے کہ اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے ضرورتمند کی ضرورت پوری کرے لیکن درخواست دینے والوں کو، خاص طور پر پاکستان، ہندوستان یا بعض اور غریب ممالک بھی ہیں، اُن کو جائز ضرورت کے لئے درخواست دینی چاہئے اور اپنی عزتِ نفس کا بھی بھرم رکھنا چاہئے۔ اسی طرح ذرا بہتر معاشی حالت کے لوگ ہیں تو دیکھا دیکھی وہ بھی بعض چیزوں کی خواہش کرتے ہیں، نقل کرتے ہیں۔ کسی نئے قسم کا صوفہ دیکھا تو اُس کو لینے کی خواہش ہوئی۔ نئے ماڈل کے ٹی وی دیکھے تو اُس کو لینے کی خواہش ہوئی یا اسی طرح بجلی کی دوسری چیزیں یا اور gadget جو ہیں وہ دیکھے تو اُن کو لینے کی خواہش ہوئی۔ یا کاریں قرض لے کر بھی لے لیتے ہیں۔ ضمناً یہ بھی یہاں بتا دوں کہ آجکل دنیا کے جو معاشی بدحالی کے حالات ہیں اُن کی ایک بڑی وجہ بنکوں کے ذریعہ سے ان سہولتوں کے لئے سُود پر لئے ہوئے قرض بھی ہیں۔ سُود ایک بڑی لعنت ہے۔ جب چیزیں لیتی ہوں تو یہ بھی نہیں دیکھتے کہ یہ اُن کو کہاں لے جائے گا۔ بہر حال یہ چیزیں خریدنا یا سود پر قرض دینا ہی ہے جس نے آخر کار بہتوں کو دیوالیہ کر دیا۔

بہر حال نقل کی یہ بات ہو رہی تھی کہ لوگ دنیاوی باتوں میں نقل کرتے ہیں اور اُس کے حصول کے لئے یا تو

عزتِ نفس کو داؤ پر لگا دیتے ہیں یا دیوالیہ ہوکر اپنی جائیداد سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔یعنی دنیاوی باتوں کی نقل میں فائدے کم اور نقصان زیادہ ہیں۔لیکن دین کے معاملے میں نقل اور ویسا بننے کی کوشش کرنا جیسا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانے میں ہمارے سامنے نمونہ پیش فرمایا ہے، بلکہ ہم میں سے تو بہت سوں نے اُن (رفقاء) کو بھی دیکھا ہوا ہے جنہوں نے قربِ الٰہی کے نمونے قائم کئے۔لیکن اُن کی نقل کی ہم کوشش نہیں کرتے جبکہ نقصان کا تو یہاں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ فائدہ ہی فائدہ ہے اور فائدہ بھی ایسا ہے جس کو کسی پیمانے سے ناپا نہیں جا سکتا۔پس کیا وجہ ہے کہ ہم اس نقل کی کوشش نہیں کرتے جو نیکیوں میں بڑھانے والی چیز کی نقل ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ یا تو ہمیں ان چیزوں کا بالکل ہی علم نہیں دیا جاتا جس کی وجہ سے احساس پیدا نہیں ہوتا یا اتنا تھوڑا علم اور اتنے عرصے بعد دیا جاتا ہے کہ ہم بھول جاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے تازہ بتازہ نشانات آج بھی دکھا رہا ہے۔نتیجۃً ہماری اس طرف توجہ نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے جبکہ دنیاوی چیزوں کے لئے ہم آتے جاتے ٹی وی پر، اخبارات پر دس مرتبہ اشتہارات دیکھتے ہیں اور دماغ میں بات بیٹھ جاتی ہے کہ میں نے کسی نہ کسی ذریعہ سے یہ چیز لینی ہے، حاصل کرنی ہے۔اور اگر کسی کو سمجھایا جائے یا کوئی ویسے ہی کہہ دے کہ جب وسائل نہیں ہیں تو اس چیز کی تمہیں کیا ضرورت ہے؟ تو فوراً جواب ملتا ہے کہ کیا غریب کے جذبات نہیں ہوتے، کیا ہمارے جذبات نہیں ہیں، کیا ہمارے بچوں کے جذبات نہیں ہیں کہ ہمارے پاس یہ چیز ہو۔لیکن یہ جذبات کبھی اس بات کے لئے نہیں ابھرتے کہ الہامات کا تذکرہ سن کر یہ خواہش پیدا ہو کہ ہمارے سے بھی کبھی خدا تعالیٰ کلام کرے۔ہمارے لئے بھی خدا تعالیٰ نشانات دکھائے اور اپنی محبت سے ہمیں نوازے۔اس سوچ کے نہ ہونے کی بڑی وجہ یہی ہے کہ ہمارے علماء، ہمارے مربیان، ہمارے عہدیداران اپنے اپنے دائرے میں افرادِ جماعت کے سامنے اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کی کوشش کے لئے بار بار ذکر نہیں کرتے، یا اُس طرح ذکر نہیں کرتے جس طرح ہونا چاہئے، یا اُن کے اپنے نمونے ایسے نہیں ہوتے جن کو دیکھ کر اُن کی طرف توجہ پیدا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے (رفقاء) کا بار بار ذکر کر کے اس بارے میں اُن بزرگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور نشانات کے واقعات بھی شدت سے نہیں دہرائے جاتے اور یہ یقین پیدا نہیں کرواتے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کو کسی خاص وقت اور اشخاص کے لئے مخصوص نہیں کر دیا بلکہ آج بھی اللہ تعالیٰ اپنی صفات کا اظہار کرتا ہے۔ اگر بار بار ذکر ہو اور یہ تعلق پیدا کرنے کے طریقے بتائے جائیں، اگر اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدوں کا ذکر کیا جائے تو بچوں، نوجوانوں میں یہ سوال پیدا نہیں ہوتا کہ خدا تعالیٰ نے ہماری دعا کیوں قبول نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔پھر دعا کی قبولیت کے فلسفے کی بھی سمجھ آ جاتی ہے اور نشانات بھی ظاہر ہوتے ہیں۔

پس یہ بات عام طور پر بتانے کی ضرورت ہے کہ اس

زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق سے جڑ کر اللہ تعالیٰ سے قرب کا تعلق پیدا کیا جاسکتا ہے۔ نشانات صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات یا زمانے تک محدود نہیں تھے یا مخصوص نہیں تھے بلکہ اب بھی خدا تعالیٰ اپنی تمام تر قدرتوں کے ساتھ جلوہ دکھاتا ہے۔ پس نیکیوں کو حاصل کرنے کی تڑپ، اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کی تڑپ ہماری جماعت میں عام ہو جائے تو ایک بہت بڑا طبقہ ایسا پیدا ہو سکتا ہے جو گناہ کو بہت حد تک مٹا دے گا۔ گناہ کو مکمل طور پر مٹانا تو مشکل کام ہے، اس کا دعویٰ تو نہیں کیا جاسکتا لیکن بہت حد تک گناہ پر غالب آیا جا سکتا ہے۔ یا اکثر حصہ جماعت کا ایسے لوگوں پر مشتمل ہو گا اور ہو سکتا ہے جو گناہوں پر غالب آجائے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 452-453 خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 10/جولائی 1936 مطبوعہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

پس اس کے لئے ہمارے مربیان اور امراء اور عہدیداران کو اپنے اپنے دائرے میں اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے اور یہ بتا کر اصلاح کرنی چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ آپ کی کامل پیروی کرنے والے خدا تعالیٰ کا قرب پانے والے ہوں گے اور ایسے لوگوں کی اکثر دعاؤں کو خدا تعالیٰ سنتا ہے......۔"

پس ایسے واقعات ہیں جو نقل کی تحریک پیدا کرنے والے ہونے چاہئیں۔ نقل اگر کرنی ہے تو ایسے واقعات کو سن کر اپنے اوپر بھی یہ حالت طاری کرنے کے لئے نقل کرنی چاہئے تا کہ خدا تعالیٰ سے قرب کا رشتہ قائم ہو۔"

خدمت دین کو عزت کا موجب سمجھو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں:

"یاد رکھو کہ اگر تم میں سے کسی کو سلسلہ کے کسی کام کے لئے مقرر کیا جائے تو اس کا اس سے بھاگنا سخت غلطی ہے۔ تم سلسلہ کے کام کی سرانجام دہی میں ہرگز کوتاہی نہ کرو بلکہ اسے اپنی عزت کا موجب سمجھو۔ اگر تم سلسلہ کے کاموں کو عزت والا قرار دو گے تو خدا تعالیٰ بھی تمہیں عزت والا بنا دے گا"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1956ء)

معرفت صفات الٰہیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات کے متعلق علم اور معرفت رکھنا جو کہ پہلا پہلو اور بنیادی چیز ہے اگر یہ نہ ہو گا تو اتَّقُوا کا جو حکم ہے کہ خدا کی پناہ میں آجاؤ اور اپنی ترقیات کے لئے اور اپنی جنتوں کے حصول کے لئے اس کے قرب کو حاصل کرو یہ حکم پورا نہیں ہو سکتا۔ اس علم کے نتیجہ میں پھر آگے دو چیزیں پیدا ہوتی ہیں ایک عبادت ہے خدا تعالیٰ کے حضور انسان کا سر جھک جاتا ہے اس کو ہم حقوق اللہ کی ادائیگی کہتے ہیں اور دوسرے مکارمِ شریعت عمل کرنا ہے"

(خطباتِ ناصر جلد 6 صفحہ 447)

مسنون کلمات

احادیث مبارکہ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کی تلاوت کے دوران جب رحمت خداوندی کی آیت سے گزرتے یا آپؐ کے تلاوت ہوتی جس میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل کا ذکر ہوتا تو آپؐ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل کے طلب گار ہوتے اور جہاں اللہ تعالیٰ کی تحمید و تسبیح کا ذکر ہوتا وہاں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اَللّٰہُ اَکْبَر کے الفاظ پڑھتے اور عذاب یا استغفار والی آیت پر اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ پڑھتے۔ اور دعائیہ آیات پر آمین فرمایا کرتے۔ اس صفحہ میں قرآن پاک کے ان بعض مقامات کی نشان دہی کی جارہی ہے جن کے بعد کچھ کلمات یا دعا پڑھنا مسنون ہے۔

آیات قرآنیہ	مسنون کلمات
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ (سورۃ فاتحہ)	آمین اے اللہ میری دعا قبول فرما (بخاری کتاب التفسیر زیر آیت سورۃ فاتحہ ولا الضالین)
اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ (البقرہ:287)	آمین اے اللہ میری دعا قبول فرما (مختصر تفسیر ابن کثیر جلد 1 زیر آیت البقرہ:287)
شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ (آل عمران:19)	وَ اَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ یَا رَبِّ (مختصر تفسیر ابن کثیر جلد اول زیر آیت آل عمران:19) اے میرے رب! میں اس حقیقت پر گواہی دیتا ہوں۔
وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا (بنی اسرائیل:112)	اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا، وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلاً (کنز العمال کتاب الاذکار باب فی القرآن) اللہ سب سے بڑا ہے۔ بہت بڑا۔ اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں بہت زیادہ اور اللہ پاک ہے۔ صبح و شام۔

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2013ء

اُردو زبان کا ارتقاء

(ڈاکٹر ایم شمیم ملک)

انیسویں صدی کے اواخر، بیسوی صدی اور عصر حاضر میں اردو زبان کو جو عالمی افق میں مقبولیت حاصل ہوئی ہے اس کا ادراک شاید اردو ثقافت و ادب کی ملکی اور عالمی تنظیموں کو بھی نہ ہو۔ اردو زبان و ادب کی جو بے لوث خدمات جماعت احمدیہ کر رہی ہے اس کا عشر عشیر بھی یہ ادارے نہیں کر رہے۔ ہمیں یقین کامل ہے کہ آئندہ سالوں کیا صدیوں تک یہ زبان تابندہ و پائندہ رہے گی۔ یہ حقیقت بھی اظہر من الشمس ہے کہ اردو زبان سے جو محبت اور جو عالمی جان پہچان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور آپ کے خلفاءِ عظام کے ذریعہ ہوئی اور ہو رہی ہے اور کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔ دنیا کے جس کونے میں بھی سلسلہ احمدیہ کو ماننے والے موجود ہیں وہاں اردو کو ترویج اور محبت سے پذیرائی مل رہی ہے۔ ان آبادیوں میں اردو کا لٹریچر، اردو میں خطبات و خطابات اور تقاریر سنی، دیکھی، پڑھی اور سمجھی جارہی ہیں۔ اللہ کرے کہ ہماری اردو کی سارے جہان میں دھوم مچ جائے۔ (ادارہ)

اُردو ہے جس کا نام ہمیں جانتے ہیں داغؔ
سارے جہاں میں دھوم ہماری زبان کی ہے

اُردو بڑی لطیف اور میٹھی زبان ہے۔ فارسی، عربی، ہندی اور انگریزی کے الفاظ کی آمیزش سے اس زبان میں خوشگوار چاشنی اور دلکشی پیدا ہوگئی ہے اس میں شک نہیں کہ اردو مختلف قوموں اور بولیوں کے باہمی میل جول سے وجود میں آئی ہے۔ اس زبان کے لئے کسی خاص علاقے یا خطے کی نشاندہی نہیں کی جاسکتی کہ یہ یہاں تک محدود ہے لیکن اِس وقت یہ پاکستان کی قومی اور ملکی زبان ہونے کے ساتھ ساتھ دوسرے ممالک میں بھی بولی اور سمجھی جاتی ہے۔

برعظیم میں مسلمانوں کی آمد اور یہاں کے باشندوں کے ساتھ ان کے میل جول سے اس زبان کا آغاز ہوا۔ مسلمان فاتحین آئے ان کی حکومت قائم ہوگئی تو سماجی تقاضوں سے ایک نئی زبان ظہور پزیر ہوئی۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جب ایک گروہ دوسری جگہ ہجرت کرتا ہے تو زبان میں تغیر کا عمل جاری ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مسلمانوں کی ہندوستان میں آمد سے ان کے فکر، تمدن، عقائد اور تصورات کی گہری چھاپ یہاں کی بولیوں پر پڑی اور یوں اُردو زبان کی ترقی کا آغاز ہوا۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ قبل ازیں اُردو زبان موجود نہ تھی بلکہ اس کا وجود تو تھا لیکن مکمل نہ تھا۔ مسلمانوں نے اس کے ڈھانچے پر غیر شعوری طور پر اثر ڈالا اور اسے ایک راستے پر چلایا جس سے اُردو زبان و ادب تخلیق ہوا۔

برعظیم پاک و ہند میں مسلمانوں کی آمد کو تین زاویوں سے دیکھا جاسکتا ہے۔ دکن، سندھ اور پنجاب۔

دکن میں مسلمانوں کی آمد

بعض مصنفین نے کہا ہے کہ ظہور اسلام سے پہلے عربوں کے تعلقات اہل دکن کے ساتھ تھے۔جنہوں نے بعد میں اسلام کی تبلیغ کی چنانچہ اردو کا آغاز سب سے پہلے دکن میں ہوا۔جبکہ سندھ میں آنے سے قبل اسلام لانے سے پہلے عربوں کے تجارتی تعلقات ایشیا کے مختلف ممالک دکن اور جنوبی ہند کے ساحلی علاقوں سے لے کر انڈونیشیا اور مشرق بعید کے ساتھ تھے۔اسی بنیاد پر معلوم ہوتا ہے کہ عرب کچھ عرصے کے لئے دکن میں قیام کرتے ہوں گے اور دکن کے لوگوں کو متاثر بھی کیا ہوگا۔لیکن اس نظریے کو مختلف وجوہات کی بنا پر مسترد کیا جاسکتا ہے۔ان عربوں کے جنوبی ہند کے لوگوں سے تعلقات تو تھے لیکن یہ تعلقات سماجی نہیں بلکہ تجارتی تھے۔ان تجارتی روابط کو کسی زبان کی ضرورت تھی وہ ایک دوسرے کو سمجھانے کے لئے کچھ الفاظ کا اظہار کرتے ہوں گے۔دوسری بات جو سب سے اہم ہے کہ اردو کے بارے میں سب جانتے ہیں کہ یہ آریائی زبان ہے اور آریائی خاندانوں سے وابستہ ہے اس کے برعکس دکنی زبانیں سالکی اور دراوڑی وغیرہ ہیں۔ اُردو زبان آریائی زبان ہے اس لئے یہ نظریہ رد ہوجاتا ہے۔اس طرح اسلامی عقائد ضرور آئے مگر دکن میں اُردو کا آغاز نہیں ہوا۔اگر دو قوموں کا ملاپ ہوتا تو ممکن ہے کوئی زبان بن جاتی۔زبان کے بارے میں تجارتی اثرات کو زیادہ اہمیت حاصل نہیں ہے۔

سندھ میں مسلمان محمد بن قاسم کے ساتھ ۷۱۲ھ میں آئے تو سندھ سے لے کر ملتان تک کا علاقہ فتح کیا۔ویسے سب سے پہلے ۱۵ھ میں عثمان بن عاص الثقفی نے پہلی مرتبہ ساحل سندھ پر قدم رکھا لیکن مسلمانوں کی فتح کا سہرا اسلام کے قابل قدر جرنیل محمد بن قاسم کے سر ہے جس نے سندھ میں اسلامی حکومت کا سنگ بنیاد رکھا۔مرکز کے انقلابات کا گہرا اثر فاتحین سندھ پر بھی پڑا۔محمد بن قاسم کے واپس چلے جانے کے بعد اسلامی حکومت کو بھی زوال آگیا۔مسلمانوں کی زبان اور تہذیب و معاشرت کا اثر سندھ پر پڑا۔بعض مؤرخین نے سندھی زبان میں عربی الفاظ کا ذکر کیا ہے جو کہ موجودہ سندھی زبان میں اب بھی رائج ہیں۔جیسے سندھی میں پہاڑ کو جبل اور پیاز کو بصل کہتے ہیں۔لیکن یہ خیال زیادہ موزوں نہیں کیونکہ عربوں کے اثرات سندھی زبان پر تو پڑے ہوں گے اُردو پر نہیں۔موجودہ اُردو پر عربی کے جو اثرات ہیں وہ براہ راست عربی سے نہیں آئے بلکہ فارسی کی وساطت سے آئے ہیں۔ ایسا اُس وقت ہوا جب ترکی اور فارسی بولنے والے مسلمان یہاں آئے۔بعض لوگوں مثلاً سید سلیمان ندوی وغیرہ نے سندھ کی وادی کو اُردو کا گہوارہ قرار دیا ہے لیکن یہ خیال صحیح نہیں۔سندھ میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے ملاپ سے کوئی نئی زبان پیدا نہیں ہوئی۔سندھ میں اسلامی دور بہت مختصر ہے موجودہ عربی کے اثرات فارسی سے آئے۔غلام محی الدین قادری زور کہتے ہیں کہ سندھ میں ایک زبان ضرور ارتقاء پاتی رہی مگر وہ اُردو نہ تھی۔یہ اس زبان کی قدیم شکل تھی جو آج سندھی کہلاتی ہے۔

پنجاب میں مسلمان دسویں اور گیارھویں صدی عیسوی میں آئے۔۱۰۲۵ء میں سلطان محمود غزنوی نے برعظیم پاک و ہند پر سترہ حملے کئے۔سومنات کے مندر (بمبئی) تک پہنچے اور اسے فتح کیا۔اس دوران میں فارسی اور ترکی زبان ہندوستانی زبان پر برابر اثر انداز ہوتی رہی ۱۰۳۰ء میں شہاب الدین غوری حملہ آور ہوا تو اس وقت ہندوستان پر پرتھوی راج حکومت کرتا تھا۔اس کے ایک درباری شاعر چندر بردے نے ایک کتاب لکھی تھی وہ راج راسو بھاشا زبان میں لکھی اس میں عربی فارسی کے بہت سے الفاظ استعمال کئے گئے۔

شہاب الدین غوری کے بعد قطب الدین ایبک نے اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی تو فارسی کو فاتحانہ حیثیت حاصل ہوگئی۔اس وقت سے مسلمانوں اور ہندوؤں میں میل جول شروع ہوا یوں فارسی ،عربی ،ترکی کے الفاظ یہاں کی پراکرتوں میں شامل ہوگئے۔اس سے نہ صرف فارسی اور ہندی ایک دوسرے سے متاثر ہوئیں بلکہ ایک نئی زبان ظہور میں آئی۔مسلمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہوا تو ان کے ساتھ صوفیاء علماء وغیرہ بھی آنے شروع ہوگئے ۔غوریوں اور غزنویوں کی یہ حکومت ۱۱۹۲ء تک رہی یہ زمانہ تقریباً پونے دو سو سال تک رہا۔

لاہور کے بعد جب دہلی دارالحکومت بنا تو پنجاب کے باشندوں کے ساتھ ان کی زبان بھی دہلی پہنچی اور ترقی کے راستے پر گامزن ہوئی۔جوں جوں مسلمان فتوحات کرتے گئے۔یہ زبان بھی ہندوستان کے طول وعرض میں پھیلتی گئی ۔دہلی سے مسلمان بنگال،دکن اور گجرات کی طرف گئے تو یہ زبان جو کہ ارتقائی منازل طے کررہی تھی ان کے ساتھ وہاں گئی۔دکن میں یہ زبان سب سے زیادہ اس وقت پھیلی جب محمد تغلق نے دیوگری کو دارالخلافہ بنا کر اس کا نام دولت آباد رکھا۔اسی دور میں حسن نے بہمنی حکومت کی بنیاد رکھی۔اس خاندان نے اُردو کے ابتدائی دور میں بیش بہا خدمات سرانجام دیں۔

مولانا محمد حسین آزاد نے آب حیات میں لکھا ہے کہ:

''اُردو زبان برج بھاشا سے نکلی ہے اور برج بھاشا خاص ہندوستانی زبان ہے''لیکن جہاں تک اُردو زبان کا تعلق ہے یہ برج بھاشا سے نہیں نکلی ۔برج بھاشا اس علاقے کی زبان ہے جو متھرا، آگرا، گوالیار، بریلی اور شمالی علاقے وغیرہ میں بولی جاتی تھی ۔پنجاب کی وہ زبان جس کا اُردو کے ساتھ تعلق ہے یہ سب زبانیں وہ ہیں۔جن کا ماخذ ایک ہے ۔ایک ہی ماں کی بیٹیاں ہونے کی حیثیت سے مولانا آزاد کے کہنے کے مطابق اس کا تعلق ماں بیٹیوں کا نہیں ہوسکتا بلکہ برج بھاشا کے ساتھ اُردو کا تعلق بہنوں بہنوں کا ہے۔جس شاخ سے اُردو نکلی ہے اس سے برج بھاشا نکلی ہے۔اس طرح آزاد کا یہ دعویٰ درست نہیں ہے ۔برج بھاشا اور اُردو دراصل ہم عصر ہیں۔

حافظ محمود شیرانی صاحب کہتے ہیں:

''برج بھاشا اور اُردو کی ساخت میں جو اہم اختلاف ہے وہ یہ ہے کہ اگر ہم اُردو میں اپنا کہیں گے تو برج بھاشا میں و مجہول لگا کر اپنوں کہیں گے ۔چلا سے چلیو میرا سے میرو۔ اُردو کے ادبی ارتقاء میں یقیناً برج بھاشا نے اہم حصہ لیا ہے اس لحاظ سے اس کے ادبی اثرات کو بھاشا نے بہت قبول کیا ہے ۔دوسری اہم بولی کھڑی بولی ہے یہ بولی دلی کے نواح میرٹھ، مظفر نگر اور سہارن پور کے علاقہ کی عوامی بولی ہے ۔ ڈاکٹر مسعود حسین خان نے اُردو کی ابتداء کھڑی بولی سے بتائی ہے ۔انہوں نے یہ نظریہ پیش کرتے ہوئے سترھویں صدی عیسوی کھڑی بولی کا آغاز بتایا ۔اس طرح سترھویں صدی سے پہلے کا ادب جو کہ دکن میں تصنیف ہوا اس کو ڈاکٹر صاحب نے نظر انداز کردیا ہے۔دکنی ادب میں کھڑی بولی کے اثرات بہت کم ہیں ۔اُردو کھڑی بولی سے نہیں نکلی۔ جدید ہند آریائی زبانوں کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ کھڑی بولی شورسینی اپ بھرنش کی شاخ ہے اور اس نے دکن میں اُردو ادب پر اثرات ڈالے۔پرانے ادب کے مطالعے سے ثابت ہوتا ہے کہ لہجہ اور بولی کے لحاظ سے اُردو پنجابی کے بہت قریب ہے اس سے ہم نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ کھڑی بولی سے اُردو ادب پیدا نہیں ہوا بلکہ شاہجہاں کے عہد میں جب ادبی صورت اختیار ہوئی ہوگی تو کھڑی بولی کے اثرات اُردو ادب پر ضرور پڑے ہوں گے۔برج بھاشا کی طرح اس بولی کا اثر بھی اُردو ادب پر پڑا ہوگا۔جب شمالی

ہندوستان میں اُردو کو ادبی مقاصد کے لئے اختیار کیا جانے لگا اور مسلمانوں نے آگرے کی بجائے دلی کو دارالخلافہ بنایا تو کھڑی بولی کا تعلق اُردو سے ہوا۔ جب دہلی دارالسلطنت ہوا تو یہ اثر اور آگے بڑھا۔ فارسی بولنے والے مسلمانوں نے پہلے پہل پنجاب میں سکونت اختیار کی اور یقیناً انہوں نے پنجابی بولی اختیار کی ہوگی۔ جسے امیر خسرو نے لاہوری اور ابوالفضل نے ملتانی کہا ہے اور جب وہ لوگ دہلی کی طرف گئے تو انہیں پنجابی سے کسی قدر ملتی جلتی نئی بولیوں سے سابقہ پڑا۔

ڈاکٹر زور نے کہا ہے کہ ابتداء میں پنجابی اور کھڑی بولی میں صرف تدریجی فرق رہا ہوگا۔ بعد میں ایک بولی پنجابی بن گئی دوسری کھڑی بولی۔ اس لئے یہ کہنا درست ہوگا کہ اُردو نہ تو پنجابی سے مشتق ہے اور نہ کھڑی بولی سے بلکہ اس زبان سے جو ان دونوں کا مشترکہ سرچشمہ تھی یہی وجہ ہے کہ اُردو میں دونوں عناصر پائے جاتے ہیں چونکہ دہلی مدتوں صدر مقام رہا اس لئے اُردو کا تعلق کھڑی بولی سے زیادہ رہا۔

حافظ محمود شیرانی نے اُردو زبان کا تعلق پنجابی سے قائم کیا ہے ان کے خیال میں پنجابی کے صرف ونحو کا اسلوب بڑی حد تک ایک ہی ہے۔ مصدر کا قاعدہ دونوں زبانوں میں ایک ہے تذکیر و تانیث کے قواعد بھی دونوں زبانوں میں ایک ہی ہیں۔ حافظ صاحب نے بہت سی مثالوں سے واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ اُردو اور پنجابی زبان کا دہلی کی زبان پر گہرا اثر بھی ثابت کیا ہے۔ مثلاً اُردو میں کھانڈ اور پنجابی میں کھنڈ کہتے ہیں اسی طرح اُردو میں بھانڈ اور پنجابی میں بھنڈ کہتے ہیں۔ اسی طرح اور بھی بہت سی مثالیں دی ہیں۔ پنجابی اردو کی مماثلت بتائی ہے۔ حافظ صاحب کا نظریہ یہ ہے کہ اردو اور پنجابی دراصل بنیادی طور پر ایک دوسرے کے ساتھ بہت زیادہ مربوط ہیں اور ان زبانوں میں بہت ہی کم فرق ہے پنجابی الفاظ بہت تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ اردو زبان میں مروج ہیں۔ (باقی آئندہ)

قرض

”قرضوں کے بعد جو حالت ہوتی ہے اس سے طبیعتوں میں چڑچڑا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ میاں بیوی کے تعلقات خراب ہو رہے ہوتے ہیں۔ گھروں میں ظلم ہو رہے ہوتے ہیں تو ایک عارضی خوشی کی خاطر وہ اپنے آپ کو مشکلات میں گرفتار کر لیتے ہیں“

(خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 247)

”خاص نمبر“

مجلس انصار اللہ پاکستان کے شائع کردہ خاص نمبر رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نمبر 50 روپے

حضرت مصلح موعود نمبر 100 روپے

شہدائے لاہور احمدیت 100 روپے

تینوں **خاص نمبرز** کی اصل قیمت 550 روپے

رعایتی قیمت 250 روپے

تصحیح

ماہنامہ ”انصار اللہ“ ربوہ کے شمارہ فروری 2014ء کے صفحہ نمبر 33 کالم نمبر 1 میں شیخ عبدالقادر صاحب کی بجائے سہواً سید عبدالقادر لکھا گیا ہے۔ احباب درستگی کر لیں۔ (ادارہ)

الف اللہ تے میم محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(مکرم ڈاکٹر فیاض احمد شاہین، کویت)

الف اللہ سے لو لگا کے، ب بسم اللہ پڑھتے جائیں
الف اطاعت کر کے اس کی، تقویٰ میں سب بڑھتے جائیں

الف اکیلا مالک جگ کا، ازل سے لے کر حدِ ابد تک
ناحق اپنا حق جتلا کر فانی انساں لڑتے جائیں

پ سے پیغمبر ہادیٔ برحق، نام محمدؐ جن کا ہے
نام ادب سے ان کا لیں ہم، الفت کا دم بھرتے جائیں

ت تصور کر کے رب کا، ت توحید کا رستہ چن لیں
ٹ ٹکسال بنا لیں دل کو، نیک عمل یاں ڈھلتے جائیں

ث ثواب ملے گا ان کو جو تقویٰ پر ہوں گے قائم
ثابت قدمی سے جو نیکی کے رستے پر چلتے جائیں

ج سے جاہل مطلق ہو گا، جو اللہ سے غافل ہو گا
جھوٹ، فریب اور دنیا داری کے رنگ اس پہ چڑھتے جائیں

حکمت مومن کا سرمایہ، حلم میراث محمدؐ کی ہے
خلقِ خدا سے کریں محبت، خوشیاں بانٹیں، ہنستے جائیں

د دلاور وہ ہوگا جسے اپنے غضب پر قابو ہوگا
ذ ذخیرہ نیک عمل کا اور خدا سے ڈرتے جائیں

ر سے رسی اللہ کی تھام لو سارے مضبوطی سے
ژ ژولیدہ فکری کیسی، کیوں فرقوں میں بٹتے جائیں

سوچتے ہیں جب رب پوچھے گا، دنیا میں جھٹلاتے تھے
شرم سے پانی پانی ہو کے دھرتی میں جوں گڑتے جائیں

ص سے صابر وہ ہوگا جو رب کی رضا میں راضی ہو
ضدی ، کینہ پرور بندے حسد کی آگ میں جلتے جائیں

طیب، طاہر پاک نبی ہیں، ظاہر باطن اچھا جن کا
کون مقابل پر ٹھہرا ہے، کاذب سارے جھکتے جائیں

ع عبادت کرنے کے کچھ ادب آداب بھی ہوتے ہوں گے
غ غرور سے بچنا لازم، ورنہ رتبے گھٹتے جائیں

گ گناہ یوں مٹ جاتے ہیں سچی توبہ کرنے سے
جیسے خزاں میں پیلے پتے شاخِ شجر سے جھڑتے جائیں

ف سے فانی انساں کے یاں اکثر طور نرالے ہیں
لاف زنی کے ماہر سارے، ق سے قصے گھڑتے جائیں

نبیوں کے سردار وہی ہیں، لوگوں کے غم خوار وہی ہیں
م محمدؐ مرشد کامل، سب کو نصیحت کرتے جائیں

واحد و واثق اللہ ہے، خالق بھی اور قادر بھی
ی یقیں کامل ہو رب پر، تنگی کے دن کٹتے جائیں

شیخ عبدالرشید شرما صاحب کاذکرِ خیر

آپ کے دو بیٹوں کو راہِ مولیٰ میں قربان کردیا گیا

نصف صدی سے زائد عرصہ سندھ میں جماعت کی بھرپور خدمت کی توفیق پائی

خلافت سے بڑا مضبوط تعلق تھا۔ مالی قربانیوں میں ہمیشہ پیش پیش رہے

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 24 جنوری 2014ء کے خطبہ جمعہ میں مکرم شرما صاحب کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے فرمایا:

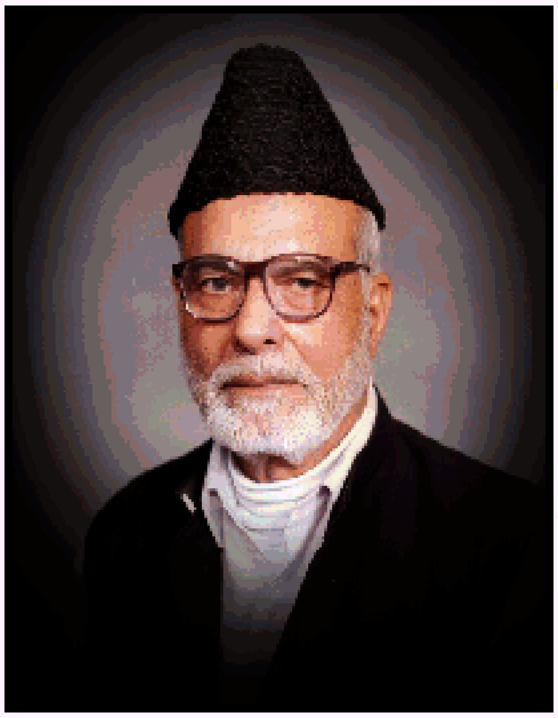

"مکرم شیخ عبدالرشید شرما صاحب شکارپور سندھ...... جو 16 جنوری 2014ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت شیخ عبدالرحیم شرما صاحب (رفیق) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ مولوی عبدالکریم شرما صاحب جو بڑا لمبا عرصہ یہاں رہے ہیں اُن کے بھائی تھے۔ **اللہ تعالیٰ کے فضل سے نصف صدی سے زائد عرصہ شکارپور سندھ میں جماعت کی بھرپور خدمت کی توفیق پائی**۔ پارٹیشن سے قبل قادیان میں حضرت مرزا شریف احمد صاحب (اللہ آپ سے راضی ہو) کے کارخانے میں انہیں بہت محنت اور اخلاص کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔ پاکستان کے قیام کے موقع پر حضرت مصلح موعود (اللہ آپ سے راضی ہو) کی بعض ہدایات تھیں اُن پر عمل کرنے کی توفیق پائی۔ اور پھر پارٹیشن کے بعد آپ کا اس وقت یہاں کوئی ایسا کاروبار نہیں تھا تو میرے والد صاحب صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے مشورے کے بعد شکارپور میں گئے۔ وہاں اُن کو ایک کارخانہ الاٹ ہو گیا تو پھر انہوں نے وہاں جا کر احمدیوں کو تلاش کر کے جماعت قائم کی۔ اس کے پہلے صدر بھی آپ مقرر ہوئے اور اپنے کارخانے کے باغ میں ان کو ایک خوبصورت (بیت) بھی بنانے کی توفیق ملی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے آپ کو چار اضلاع سکھر، شکارپور، جیکب آباد اور گھوٹکی کا امیر مقرر فرمایا تھا۔

1982ء میں ان کی اہلیہ فوت ہوئیں اور اکتیس سال کا عرصہ انتہائی صبر اور حوصلے سے انہوں نے گزارا۔ اس دوران 1995ء میں آپ کے بیٹے شیخ مبارک احمد شرما کو مخالفانہ فسادات کے دوران شکارپور میں (قربان) کیا گیا۔ پھر 1997ء

میں آپ کے دوسرے بیٹے مظفر احمد شرما کو بھی (قربان) کر دیا گیا لیکن آپ کے پایہ ثبات میں ذرا لغزش نہ آئی۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار اور احسان مند ہی رہے۔ بہت بہادر اور نڈر انسان تھے۔

مخالفینِ احمدیت کا ایک جلوس اُن کے گھر واقع شکار پور اور فیکٹری پر حملہ آور ہوا تو آپ بہت بہادری سے اکیلے ہی اس کے مقابلے کے لئے باہر نکل کھڑے ہوئے جبکہ پولیس کھڑی تماشا دیکھ رہی تھی۔ انہوں نے آگے بڑھ کر جلوس کی قیادت کرنے والے مولوی کو پکڑ لیا۔ یہ منظر دیکھ کر سارا جلوس بھاگ گیا۔ پولیس والے بھی حیران تھے۔ بار بار پوچھتے تھے کہ آپ نے جلوس کو کیسے بھگا دیا...... **خلافت سے بڑا مضبوط تعلق تھا۔ مالی قربانیوں میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔ بزرگوں کی طرف سے بھی باقاعدگی سے چندہ دیتے تھے۔ پاکستان کی بہت سی (بیوت الذکر) کی تعمیر میں بڑی مالی قربانی دی۔** موصی تھے اور پورے سال کا حصہ آمد سال کے شروع میں ادا کر دیا کرتے تھے۔

آپ کے پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور پانچ بیٹے ہیں۔ ایک بیٹی لطیفہ فوزیہ صاحبہ نائیجیریا میں ہے۔ وہ بھی ڈاکٹر ہیں اور (ان کے میاں) واقفِ زندگی ڈاکٹر ملک مدثر احمد صاحب ہیں۔ دونوں ہی...... وقفِ زندگی ہیں۔ نائیجیریا میں خدمات بجا لا رہے ہیں۔ اسی طرح ان کے پوتے مکرم سہیل مبارک شرما صاحب مربی سلسلہ، آج کل صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور ان کی اولاد کو اور نسل کو احسن رنگ میں اپنے بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور وفا سے اس تعلق کو قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے'' (خطبہ جمعہ 24 جنوری 2014ء)

دیکھو اپریل فول کیسی بُری رسم ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''دیکھو اپریل فول کیسی بُری رسم ہے کہ ناحق جھوٹ بولنا اس میں تہذیب کی بات سمجھی جاتی ہے یہ عیسائی تہذیب اور انجیلی تعلیم ہے'' (نور القرآن نمبر 2، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 408-409)

پھر فرمایا: ''ابھی حال میں ایک نئی انجیل کسی بزرگ عیسائی نے تبت کے ملک سے برآمد کی ہے جس کی بہت جوش سے خریداری ہو رہی ہے اور ان میں سے ایک بڑے مقدس کا یہ قول ہے کہ دین کی ترقی اور حمایت کے لئے جھوٹ بولنا نہ صرف جائز بلکہ ذریعہ نجات ہے اس قوم کا جھوٹ سے پیار کرنا اپریل فول کی رسم سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ ان لوگوں کا خیال ہے کہ اگر اپریل کی تحریروں اور اخباروں میں خلاف واقعہ باتیں اور خلاف قیاس امور شائع کئے جائیں تو کچھ مضائقہ نہیں۔ اس سے یقین ہوتا ہے کہ غالباً بہت سا حصہ انجیل کا اپریل میں ہی لکھا گیا ہے اور یقیناً تثلیث کے مسئلہ کی جڑ بھی یہی مہینہ ہے جس میں بے دھڑک جھوٹ بولا جاتا ہے اور خلاف قیاس باتیں شائع کی جاتی ہیں۔ غرض ان لوگوں کے نزدیک کسی ضرورت کے وقت جھوٹ کا استعمال کرنا کچھ کراہت کی بات نہیں، جب دیکھتے ہیں کہ کوئی پردہ دری ہونے لگی ہے تو فی الفور جھوٹ سے کام لیتے ہیں'' (ضیاء الحق، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 299)

اپریل میں منائے جانے والے اہم عالمی دن

(مکرم احمد مستنصر قمر صاحب)

ورلڈ آٹزم ڈے (2 اپریل)

(World Autism Day)

اس دن کو World Autism Awareness Day بھی کہا جاتا ہے۔آٹزم ایک ایسی بیماری ہے جس میں بچہ بات چیت اور اپنی بات کو دوسروں تک صحیح انداز میں پہنچانے میں دقت محسوس کرتا ہے۔یعنی کمیونیکیشن نہیں کرسکتا۔نتیجۃً بچہ شدید ذہنی دباؤ، چڑچڑے پن اور تنہائی کا شکار ہو جاتا ہے۔اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے قطر کی تجویز پر 18 دسمبر 2007ء کو عالمی آٹزم ڈے منانے کا اعلان کیا اور اس کے لئے دو اپریل کا دن مقرر کیا۔دنیا بھر میں یہ دن خصوصی اہتمام سے منایا جاتا ہے۔جس میں مختلف ممالک میں اس مرض کو دور کرنے کے سلسلہ میں کام کرنے والی این جی اوز خصوصی سیمینارز منعقد کرتی ہیں۔تا کہ عوام الناس کو آٹزم کی بیماری سے متعلق ضروری معلومات مہیا کی جاسکیں اور اس کے علاج معالجہ کے لئے فنڈز اکٹھے کئے جاسکیں۔کینیڈا کے صوبہ اونٹاریو (Ontario) میں تمام میونسپل کمیٹیوں میں اس دن کو منانے کے لئے ایک خصوصی جھنڈا بھی لہرایا جاتا ہے تا کہ عوام الناس کو اس دن کی اہمیت سے آگاہ کیا جاسکے۔

کھیل کا عالمی دن برائے ترقی وامن (6 اپریل)

2013ء میں اقوام متحدہ نے 6 اپریل کا دن عالمی سطح پر کھیل برائے ترقی و امن کے نام سے منانے کا اعلان کیا۔اس دن کے منانے کا مقصد کھیلوں کے مثبت پہلو ترقی اور صحت مند زندگی اور رجحانات میں کھیلوں کے کردار کو اجاگر کرنا ہے۔امسال 6 اپریل (2014ء) کو یہ دن پہلی بار منایا جارہا ہے اور بین الاقوامی سطح پر اس کا نام اقوام متحدہ کی طرف سے International Day of Sport and Physical Activity بھی رکھا گیا ہے۔

ورلڈ ہیلتھ ڈے (7 اپریل)

(World Health Day)

یہ دن اقوام متحدہ کی ذیلی تنظیم ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے پروگرام کے تحت منایا جاتا ہے۔یہ دن 1950ء سے منایا جا رہا ہے اور اس کا مقصد دنیا کی توجہ صحت مند زندگی گزارنے اور اچھی صحت کے حصول کے لئے جدوجہد کی طرف توجہ دلانا ہے۔چنانچہ ہر سال دنیا بھر میں مختلف تنظیمیں 7 اپریل کے دن مختلف پروگرام جیسے سیمینار، جلوس اور چیریٹی واکس (Charity Walks) وغیرہ کا اہتمام کرتی ہیں۔تا کہ عوام میں صحت کی اہمیت اور اس کو حتی الوسع برقرار رکھنے کی کوشش کرنے کی طرف توجہ دلائی جاسکے۔

ہیومن سپیس فلائٹ کا دن (12 اپریل)

(International Day of Human Space Flight)

یہ دن اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی قرارداد کی روشنی میں ہر سال انسان کے خلا میں پہلے سفر اور خلا میں انسان کے کارناموں کے آغاز کی یاد میں منایا جاتا ہے۔اس کا مقصد

سپیس سائنس اور ٹیکنالوجی سے وابستہ عظیم سائنسی فوائد سے بنی نوع انسان کو روشناس کرواتا ہے اور اس امر کی اہمیت کو واضح کرتا ہے کہ خلا میں سفر انسان کی مستقبل کی سائنسی ترقیات کے لئے ایک نہایت اہم سنگِ میل ہے اور یہ کہ خلا میں انسانی منصوبے پُرامن مقاصد کے حصول کے لئے ہیں اور ہونے چاہئیں۔

خلا میں انسان نے پہلا سفر 12 راپریل 1961ء کو کیا۔ جب ایک روسی سائنس دان یوری گاگرین (Yuri Gagarin) نے زمین کے گرد خلا میں ایک چکر مکمل کیا۔ اقوام متحدہ نے خلا میں سفر کو تمام ممالک اور انسانیت کی مشترکہ میراث قرار دیا ہے۔

ورلڈ ہیموفیلیا ڈے (17 راپریل)

(World Hemophilia Day)

یہ دن ہر سال بین الاقوامی سطح پر ورلڈ فیڈریشن آف ہیموفیلیا (www.wfh.org) کے زیرِ اہتمام منایا جاتا ہے اور اس کا مقصد ہیموفیلیا اور خون کے دیگر عوارض سے متعلق آگاہی پھیلانا ہے۔ نیز ایسے پروگرام بنانا ہے جن کے تحت اس مرض کے علاج کے لئے فنڈز اکٹھے کئے جاسکیں اور ایسے رضاکاروں کی تلاش کی جاسکے جو بغیر معاوضے کے اس بیماری میں مبتلا لوگوں کی مدد اور اس سلسلہ میں دیگر رفاہی کاموں کے لئے خود کو پیش کرسکیں۔ ہیموفیلیا کی بیماری میں انسان کے جسم سے کوئی زخم وغیرہ لگ جانے کی صورت میں خون زیادہ یا لمبے عرصہ کے لئے بہنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔

انٹرنیشنل ارتھ ڈے (22 راپریل)

(International Earth Day)

یہ دن یونیسکو (UNESCO) جو کہ اقوام متحدہ کا ایک ذیلی ادارہ ہے، کے زیرِ اہتمام منایا جاتا ہے اور اس کا مقصد زمین اور اس کے قدرتی ماحول کی حفاظت کے سلسلہ میں بنی نوع انسان میں شعور پیدا کرنا ہے۔ یہ دن سب سے پہلے 1970ء میں منایا گیا تھا۔ اگرچہ شروع میں یہ دن صرف امریکہ میں منایا جاتا تھا لیکن اب بین الاقوامی طور پر منایا جانے لگا ہے۔

کتاب کی اہمیت و حقوق کا دن (23 راپریل)

(World Book and Copyright Day)

یہ دن ہر سال دنیا بھر میں ادب کی انسانی زندگی میں اہمیت اور اچھا ادب پڑھنے اور تحقیق کرنے کے رجحان کی حوصلہ افزائی کے لئے منایا جاتا ہے۔ یہ دن یونیسکو کے زیرِ اہتمام منایا جاتا ہے اور اس کے اہم مقاصد میں نوجوانوں کو کتابوں سے اور مطالعہ کی اہمیت سے روشناس کرواتا ہے۔ نیز دنیا بھر کے مشہور ادیبوں اور مصنفین کو خراجِ تحسین پیش کرنا ہے۔ اس دن کا ایک اور مقصد کاپی رائٹس کا تحفظ اور اس سلسلہ میں قوانین بنانا ہے۔

ورلڈ ملیریا ڈے (25 راپریل)

(World Malaria Day)

یہ دن دنیا بھر میں ملیریا کے مرض سے متعلق آگاہی پھیلانے اور اس مرض کی روک تھام کے لئے اقدامات اٹھانے کی یاددہانی اور عزمِ نو کے لئے منایا جاتا ہے۔ ملیریا کے علاج کے لئے دنیا بھر میں پیش رفت ہوئی ہے۔ گزشتہ دس سال میں افریقہ میں اس مرض سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد میں ایک تہائی کمی ہوئی ہے۔ نیز افریقہ سے باہر بھی دیگر ممالک میں اس مرض سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد میں سالانہ پچاس فیصد تک کمی دیکھی گئی ہے۔ چنانچہ ورلڈ ملیریا ڈے کا مقصد ترقی کے اس سفر کو قائم رکھنا اور دنیا کو بتدریج ملیریا کے مرض سے نجات دلانا ہے۔

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2013ء

اُردو زبان کی ترویج نئی نسل میں کیونکر ہو

(مکرم ڈاکٹر مبشر احمد طاہر صاحب)

مذاہب عالم کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ وہ زبان جس میں اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں سے بکثرت ہمکلام ہوتا ہے اس زبان سے پیار کرنے لگ جاتا ہے اور اس کی حفاظت بھی کرتا ہے۔ عربی زبان کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ اردو وہ زبان ہے جس میں اللہ تعالیٰ اس زمانے کے مامور سے بکثرت ہمکلام ہوا۔ اور اسی زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بکثرت اپنی تحریرات پیش فرمائیں۔ جس کی ایک شکل کتب، ملفوظات، اشتہارات اور مطبوعہ مکتوبات حضرت مسیح موعودؑ ہمارے سامنے ہے۔ مرورِ زمانہ کے ساتھ ساتھ اردو کو بھی نئی نسلیں پوری طرح نہیں سیکھ رہیں حالانکہ ایک دور وہ تھا کہ ہر اردو دان اردو کے ساتھ ساتھ ہندی، فارسی اور عربی سے بھی واقفیت رکھتا تھا جبھی اس کی اردو مکمل ہوتی تھی۔ پس ضرورت اس امر کی ہے کہ نئی نسل کی اردو زبان میں دلچسپی بڑھائی جائے تا وہ بھی از خود کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ کا اردو لٹریچر مطالعہ کر کے سمجھ سکیں۔

سیدنا حضرت مصلح موعود کے ارشاد کے مطابق کہ:
”تم اُردو زبان کو اپناؤ اور اس کو اتنا رائج کر دو کہ یہ تمہاری مادری زبان بن جائے اور تمہارا لہجہ اردو دانوں کا سا ہو جائے“ (انوار العلوم جلد 21 صفحہ 224)

آج کل دیکھنے میں آیا ہے کہ ہماری نسل کی اردو زبان لکھنے اور پڑھنے کی صلاحیت روز بروز کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ جبکہ ہماری جماعت کے لئے اردو زبان پر مکمل عبور ہونا بے حد ضروری ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اکثر کلام اردو زبان میں ہے۔ اگر پاکستان میں پروان چڑھنے والے بچوں ہی کی اردو کمزور ہو تو دنیا بھر میں دین حق کا پیغام ہم کس طرح پہنچا سکیں گے۔

سال 2013ء کی مجلس شوریٰ کی دوسری تجویز بھی یہ تھی کہ اردو زبان سکھانے، سیکھنے اس کی ترویج اور ترقی کو پیش نظر رکھ کر ایک کالم بھی مختص کیا جائے جو صرف اس غرض اور مقصد کیلئے ہو۔ کیونکہ ہر تنظیم کا اپنا ماہانہ رسالہ ہے۔ تاس لئے تشحیذ الاذہان، خالد، مصباح اور انصار اللہ میں اس امر کا التزام کرنا چاہئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں:
”پس میں آپ کو ایک نصیحت تو یہ کروں گا کہ اردو زبان کو نئی زندگی دو اور ایک نیا لباس پہنا دو۔ آپ لوگوں کو چاہئے کہ ہمیشہ اسی زبان میں ہی گفتگو کیا کریں جب ہم اردو میں ہی گفتگو کریں گے تو لازمی بات ہے کہ بعض الفاظ کے متعلق ہمیں یہ پتہ لگے گا کہ ان کو اردو زبان میں کس طرح ادا کرتے ہیں اس پر ہم دوسروں سے

پوچھیں گے اور اس طرح ہمارے علم میں ترقی ہوگی۔
(انوارالعلوم جلد 21 صفحہ 223-224)

پھر فرمایا:
"پس ہمارے نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ پنجابی زبان چھوڑ دیں اور میرے نزدیک اردو زبان کو ہی اپنی زبان بنالینا چاہئے اور اسے رواج دینا چاہئے"
(محولہ بالا ایضاً)

اس سلسلہ میں جماعتی عہدیداران، ذیلی تنظیم اور احباب جماعت کو ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ اردو اس زمانے کے امام کی زبان ہے جس پر دسترس رکھنا ضروری اور باعث فخر ہے۔ ذیلی تنظیمیں اپنے اجلاسات میں والدین کو توجہ دلائیں کہ وہ اپنے بچوں میں اردو زبان کو رائج کرنے کی شعوری کوشش کریں جو اس زمانہ کے امام کی زبان ہے۔ جس میں الہام اور وحی نازل ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اور ملفوظات جو کہ قرآن و حدیث کی ہی تشریح ہیں اور ان تحریرات سے استفادہ کئے بغیر دین کو سمجھنا اور اس پر عمل پیرا ہونا ممکن نہیں ہے اس لئے اردو زبان کو بچوں میں مستحکم کرنا ایک دینی فریضہ بھی ہے۔ بچوں کو کتب حضرت مسیح موعودؑ، الفضل یا ماہنامہ انصار اللہ جیسے دیگر جماعتی رسائل سے اقتباسات پڑھ کر سنائے جائیں، گھر کا ہر فرد باری باری اقتباسات پڑھے اور باقی اہل خانہ سنیں اور حسب ضرورت زبان کی اصلاح بھی کرتے رہیں۔ بچوں میں اردو کی طرف رغبت پیدا کرنے کے لئے ان کو ایسی دلچسپ کتب جن کی زبان عمدہ اور سلیس ہو کے مطالعہ کی طرف توجہ دلائی جائے اس سلسلہ میں والدین لجنہ اماءاللہ اور خدام الاحمدیہ کی طرف سے بچوں کے لئے تیار کردہ کتب مہیا کریں نیز ان کے ساتھ اردو کی ہلکی پھلکی اور دلچسپی کی حامل کتب بھی بازار سے لے کر بچوں کو مہیا کریں۔ بچوں کو شعر یاد کرنے صحیح تلفظ اور اوزان کا خیال رکھ کر شعر پڑھنے کی تحریک اور رغبت دلائیں۔ اس کے لئے بیت بازی اور تخلیقی تحریرات کے مقابلہ جات کے پروگرام ترتیب دیں۔ جماعتی اردو اخبارات و رسائل کی خریداری میں اضافہ کیا جائے۔ اور ان میں اردو سیکھنے سکھانے کے حوالے سے مضامین شائع ہوں۔ تو جماعتی رسائل بھی ہماری نئی نسل کو اردو زبان سیکھنے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ماؤں کو خصوصی توجہ دینی چاہئے کہ بچوں کو ابتدائی طور پر اپنی مادری زبان یا ٹوٹی پھوٹی انگریزی زبان کی بجائے اردو کے الفاظ سکھائے جائیں۔ جس سے بچوں کو جلد اردو زبان کے سیکھنے میں آسانی پیدا ہو۔

ایک موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے جماعت کو تحریک کی تھی کہ صبح کی سیر پر اپنے مشاہدات، تاثرات اور مناظر فطرت کو قلمبند کریں اور ایسے مضامین لکھ کر مرکزی تنظیم کو بھجوائیں۔ تنظیمیں اگر یہ پروگرام اپنے لائحہ عمل میں دوبارہ شامل کرلیں تو مفید ہو سکتا ہے۔ یہ اردو زبان میں خیالات و تاثرات کے اظہار اور بیان کا ملکہ پیدا کرنے کا باعث ہوگا۔

اس سلسلہ میں جماعتی اور ذیلی تنظیموں کو والدین کو خصوصی طور پر توجہ دلانی چاہئے نیز اجلاسات میں یہ پابندی کروائی جائے کہ اس میں اردو میں گفتگو کی جائے۔

اردو سیکھنے کے بارہ میں ہمارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
"پرانی اردو کلاسیں ایم ٹی اے پر دکھانے کی بجائے ایم ٹی اے پاکستان اس نہج پر اردو زبان سکھانے کے پروگرام بنائے۔ نئے بچے نئی نسل سامنے آئے گی تو دلچسپی بھی بڑھے گی۔ یہاں میری واقفات نو اور واقفین نو کی کلاس کی وجہ سے کئی بچوں نے اردو لکھنی اور پڑھنی سیکھ لی ہے۔ اچھے پروگرام ایم ٹی اے پاکستان بنائے"

''بیت الحمد'' حیدرآباد دکن

الحمدللہ کہ حیدرآباد کے تاریخی شہر کے محلّہ سعید آباد میں جماعت احمدیہ کو دو منزلہ ایک وسیع وعریض بیت الذکر کی تعمیر کی توفیق ملی ہے۔ اس بیت الذکر کے ساتھ دیگر سہولتوں کے علاوہ دفاتر اور لائبریری کے کمرے بھی تعمیر کئے گئے ہیں۔ اس کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے 23/ اپریل 2010ء کو کیا۔ اس موقع پر قادیان سے بطور

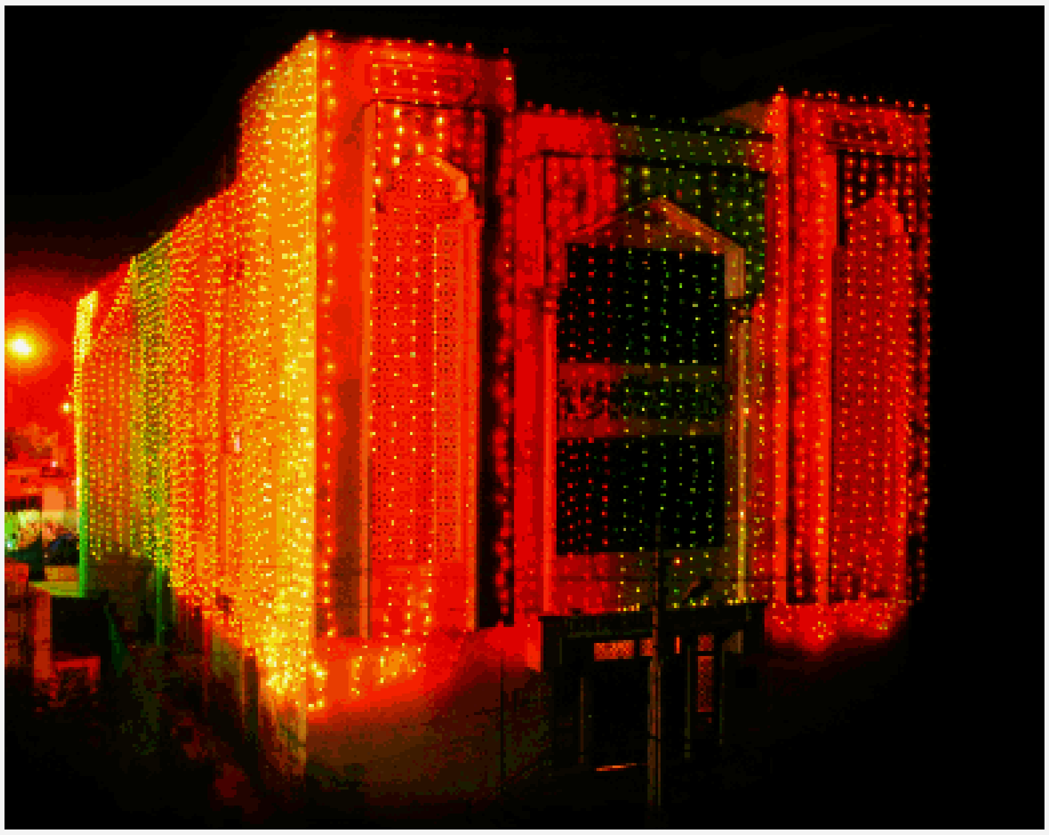

نمائندہ محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب، منیر احمد خادم صاحب اور محترم مخدوم شریف صاحب کو حضور انور کی منظوری سے شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہ بیت الذکر قادیان کی بیت اقصیٰ کے بعد بھارت کی سب سے بڑی احمدیہ بیت الذکر ہے۔ بیت کی جگہ مکرم عزیز حسین صاحب مرحوم نے اپنے حصہ زمین سے دی۔ بعد میں جگہ تنگ ہو جانے پر مکرم مبارک احمد صاحب مرحوم نے بھرپور حصہ لیا۔ جب کہ محترم سجاد صاحب آف امریکہ نے ستر لاکھ روپے کا گرانقدر عطیہ دیا۔ اسی طرح بعض دوسرے احباب کو بھی اس میں مالی حصہ ڈالنے کی توفیق ملی۔ تعمیراتی کوششوں میں محترم عارف احمد صاحب قریشی سابق امیر جماعت حیدرآباد نے بھرپور تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ تمام قربانی کرنے والے احباب کو محض اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ آمین

جماعت حیدرآباد نے بالخصوص جماعت کے خدام نے بے مثال صبر اور حوصلے کا مظاہرہ کیا اور اس کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دو سال بعد جماعت حیدرآباد کو ایک خوبصورت اور وسیع وعریض بیت کی تعمیر کی توفیق بخشی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ حیدرآباد کو اس سے بھی بڑی بیوت الذکر کی تعمیر کی توفیق بخشے۔ آمین۔

رپورٹ 16ویں سالانہ سپورٹس ریلی مجلس انصاراللہ پاکستان

(منعقدہ 28/فروری تا 2/مارچ 2014ء)

(مکرم محمد محمود طاہر صاحب منتظم اشاعت سپورٹس ریلی)

موسم بہار کی آمد کے ساتھ ہی مجلس انصاراللہ پاکستان کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سولہویں سالانہ سپورٹس ریلی کا انعقاد 28/فروری تا 2/مارچ 2014ء کرنے کی توفیق ملی۔ امسال پاکستان کے 9علاقہ جات اور 42اضلاع کے 310 کھلاڑیوں نے سپورٹس ریلی میں شرکت کی اور کل 13 کھیلوں کے 18 ایونٹس کا کامیاب انعقاد ہوا۔

انتظامیہ سپورٹس ریلی: سپورٹس ریلی کے انتظامات کو خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کے لئے مکرم صدر مجلس کی منظوری سے ایک انتظامیہ تشکیل دی گئی۔ جملہ منتظمین نے اپنی سکیم پیش کی اور پھر اس پر عملدرآمد کے حوالہ سے جائزہ کے لئے انتظامیہ کے متعدد اجلاسات ہوئے۔ سال 2014ء کی سپورٹس ریلی کے منتظمین کے اسماء حسب ذیل ہیں:

مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب منتظم اعلیٰ
مکرم محمد محمود طاہر صاحب ایڈیشنل منتظم اعلیٰ و منتظم اشاعت
مکرم سید قاسم احمد صاحب منتظم طعام
مکرم مرزا فضل احمد صاحب منتظم رہائش
مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب منتظم سٹیج و تیاری ہال
مکرم عبدالسمیع خان صاحب منتظم انعامات
مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب منتظم رابطہ
مکرم حنیف احمد محمود صاحب منتظم تربیت
مکرم مشہود احمد صاحب منتظم رجسٹریشن
مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب منتظم مقابلہ جات
مکرم سید طاہر احمد صاحب منتظم سمعی و بصری
مکرم مظفر احمد درانی صاحب منتظم استقبال و الوداع
مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب منتظم نظم وضبط
مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب منتظم طبی امداد
مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب منتظم صفائی و آب رسانی

ٹیکنیکل کمیٹی صدر: مکرم شاہد احمد سعدی صاحب۔

جیوری آف اپیل صدر: مکرم لطیف احمد جھمٹ صاحب۔

رجسٹریشن و رہائش: کھلاڑیوں کی آمد 21/فروری کی صبح سے شروع ہو گئی تھی۔ شعبہ رجسٹریشن نے تمام کھلاڑیوں اور جملہ انتظامیہ کے باتصویر کارڈز جاری کئے۔

کھلاڑیوں کیلئے رہائش کا انتظام سرائے ناصر نمبر 1، نمبر 2، نمبر 3، سرائے مسرور، دارالضیافت، گیسٹ ہاؤس خدام الاحمدیہ اور گیسٹ ہاؤس وقف جدید میں کیا گیا۔ رجسٹریشن آفس ایوان ناصر کے زیریں ہال میں بنایا گیا۔ نمازوں کا انتظام ایوان محمود میں کیا گیا اور مہمانوں کے لئے کھانے کا پنڈال انصاراللہ کے سبزہ زار میں بنایا گیا۔

افتتاحی تقریب: سالانہ سپورٹس ریلی کی افتتاحی تقریب 28/فروری بروز جمعہ بوقت 2:45 بجے سہ پہر ایوان محمود ہال میں منعقد ہوئی۔ تقریب کے مہمان خصوصی مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان تھے۔ تلاوت وعہد کے بعد مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب منتظم اعلیٰ سپورٹس ریلی نے جملہ شرکاء ریلی کو خوش آمدید کہا اور ابتدائی رپورٹ پیش کی۔ سابقہ روایات کے مطابق سال گزشتہ کے چیمپیئن مکرم تحسین احمد صاحب آف علاقہ لاہور نے سپورٹس ریلی کے افتتاح کا رسمی

اعلان کیا۔جس کے بعد صدر صاحب مجلس نے اپنے صدارتی خطاب میں کھلاڑیوں کو قیمتی نصائح سے نوازا اور جسمانی صحت کی روحانی و عملی زندگی میں افادیت بیان کی۔دعا کے ساتھ یہ پروقار تقریب اختتام پذیر ہوئی جس کے بعد انصاراللہ کے لان میں جملہ شرکاء ریلی کو ریفریشمنٹ پیش کی گئی اور پھر آؤٹ ڈور مقابلہ جات کا باقاعدہ آغاز گراؤنڈ کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ میں ہوا۔

ورزشی مقابلہ جات: امسال سپورٹس ریلی میں 13 کھیلوں کے 18 ایونٹس کا انعقاد کیا گیا۔جن میں بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس، والی بال، رسہ کشی، مشاہدہ معائنہ، کلائی پکڑنا، پیدل چلنا، دوڑ 100 میٹر، سیر اور اس کے بعد مشاہدات قلمبند کرنا، سائیکل ریس، گولہ پھینکنا، تھالی پھینکنا اور نیزہ پھینکنا۔اس کے علاوہ مرکزی عاملہ انصاراللہ کا بیڈمنٹن ٹورنامنٹ سنگل و ڈبل 26؍فروری کو ایوان محمود میں ہوا جس میں 8 میچز کھیلے گئے۔جبکہ رسہ کشی کا دلچسپ نمائشی میچ قائدین کرام اور ناظمین علاقہ و اضلاع کے مابین ہوا۔آؤٹ ڈور مقابلے گراؤنڈ کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ اور جلسہ گاہ میں جبکہ انڈور مقابلہ جات کا انعقاد ایوان محمود اور ایوان ناصر میں ہوا۔ان تین ایام میں 288 میچز کروائے گئے۔دوڑ 100 میٹر، کلائی پکڑنا، پیدل چلنا، ٹیبل ٹینس اور بیڈمنٹن میں صف اول و دوم کے الگ الگ جبکہ باقی مقابلہ جات کا ایک ہی معیار تھا۔محض اللہ کے فضل اور اس کی تائید و نصرت سے موسم کھیلوں کے مناسب حال رہا اور کوئی دقت پیش نہ آئی۔کھلاڑیوں نے بڑے ذوق و شوق سے حصہ لیا اور انتظامیہ نے حسن انتظام کے ساتھ مقابلہ جات کروائے۔

مقابلہ جات کیلئے پاکستان کو 9 علاقہ جات میں تقسیم کیا گیا جن میں ربوہ، لاہور، گوجرانوالہ، سرگودھا، ملتان، راولپنڈی، فیصل آباد، کراچی اور سندھ۔28؍فروری 10 بجے دن مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب منتظم ورزشی مقابلہ جات کی نگرانی اور نگران علاقہ جات کی موجودگی میں مقابلہ جات کے ڈراز ڈالے گئے۔افتتاحی تقریب اور ریفریشمنٹ کے بعد مقابلہ جات کا آغاز ہوا اور بیڈمنٹن کے فائنل مقابلہ کے بعد اختتامی تقریب ہوئی۔

پروگرام رنگ بہار: سپورٹس ریلی کی ایک ایمان افروز نشست پروگرام "رنگ بہار" تھا۔جو یکم مارچ 2014ء رات 7:30 تا 9 بجے ایوان ناصر میں مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ پاکستان کی صدارت میں منعقد ہوا۔اس پروگرام میں امسال تربیت اولاد کے حوالہ سے خلفاء سلسلہ کی حسین یادوں کو بیان کیا گیا۔حضرت مصلح موعود کی یادیں بیان فرمودہ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو محترم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب نے پیش کیا۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی یادوں کا تذکرہ محترم صاحبزادہ مرزا فضل احمد صاحب نائب صدر صف دوم نے پیش کیا۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے دلکش انداز تربیت رقم کردہ محترمہ صاحبزادی فائزہ بیگم صاحبہ کو مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب نے پیش کیا۔محترم سید محمود احمد ناصر صاحب نے حضرت مصلح موعود کا ایک واقعہ بیان کیا۔محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے اختتامی دعا کروائی۔جس کے بعد یہ پر کیف مجلس اختتام پذیر ہوئی۔جس کو انتہائی دلچسپی اور دلجمعی کے ساتھ شرکاء ریلی اور مہمانان گرامی نے سنا۔اس محفل میں محدود تعداد میں خواتین نے بھی شرکت کی جن کیلئے سرائے ناصر نمبر 1 میں انتظام کیا گیا تھا۔

اختتامی تقریب: اس سالانہ سپورٹس ریلی کی اختتامی تقریب 2 مارچ 2014ء بروز اتوار 12 بجے ایوان محمود میں منعقد ہوئی۔تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تھے جنہوں نے صف دوم بیڈمنٹن کا فائنل مقابلہ دیکھا۔تلاوت و عہد کے بعد مکرم منتظم صاحب اعلیٰ سپورٹس ریلی نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ امسال اللہ کے فضل سے 9 علاقہ جات کے 42 اضلاع سے 310 انصار کھلاڑیوں نے ریلی میں شرکت کی جبکہ گزشتہ سال 9 علاقہ جات کے 30 اضلاع سے 334 کھلاڑیوں نے شمولیت کی تھی 13 کھیلوں کے 18 ایونٹس منعقد ہوئے اور کھیلوں کے 288 میچز

کروائے گئے۔رپورٹ کے بعد محترم مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے۔امسال ریلی کے بہترین کھلاڑی مکرم تحسین احمد صاحب آف علاقہ لاہور قرار پائے۔جبکہ مجموعی کارکردگی کے لحاظ سے بہترین علاقہ ربوہ رہا جس کی ٹرافی مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب (زعیم اعلیٰ ربوہ) نے وصول کی۔تقسیم انعامات کے بعد محترم مہمان خصوصی نے مختصر دعائیہ اختتامی کلمات سے شرکاء ریلی کو نوازا اور اجتماعی دعا کروائی۔دعا کے بعد ایوان محمود کے غربی لان میں نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔جملہ شرکاء کے اعزاز میں انصاراللہ کے لان میں ظہرانہ دیا گیا۔ظہرانہ کے بعد اعزاز پانے والے کھلاڑیوں و انتظامیہ کے محترم صدر صاحب مجلس کے ساتھ گروپ فوٹو ز ہوئے۔یوں سولھویں سالانہ سپورٹس ریلی کامیابی کے ساتھ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔امسال کھلاڑیوں کو انعامات میں خوبصورت میڈلز، جرسیاں اور سند امتیاز دی گئیں۔اعزاز پانے والے کھلاڑیوں کی تفصیل حسب ذیل ہے:

تفصیل انعامات

مقابلہ بیڈمنٹن سنگل صف اوّل:اوّل:مکرم حلیم احمد صاحب،علاقہ راولپنڈی **دوم**:مکرم تحسین احمد صاحب،علاقہ لاہور

حوصلہ افزائی:مکرم عبدالحلیم صاحب،علاقہ ربوہ

مقابلہ بیڈمنٹن ڈبل صف اوّل:اوّل:مکرم ملک طارق حبیب صاحب+مکرم تحسین احمد صاحب،علاقہ لاہور

دوم:مکرم رضی اللہ صاحب+مکرم شکیل احمد صاحب علاقہ ربوہ۔**حوصلہ افزائی**:مکرم وقار احمد بٹ صاحب علاقہ لاہور

مقابلہ بیڈمنٹن سنگل مابین اراکین مرکزی عاملہ انصاراللہ پاکستان

:**اوّل**:مکرم عبدالسمیع خان صاحب،**دوم**:مکرم محمد محمود طاہر صاحب

حوصلہ افزائی:مکرم سید قاسم احمد صاحب

مقابلہ بیڈمنٹن ڈبل مابین اراکین مرکزی عاملہ انصاراللہ پاکستان

اوّل:مکرم سید قاسم احمد صاحب+مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب **دوم**:مکرم عبدالسمیع خان صاحب+محمد محمود طاہر صاحب

مقابلہ بیڈمنٹن سنگل صف دوم:اوّل:مکرم رانا خالد محمود صاحب، علاقہ ربوہ۔**دوم**:مکرم کرنل مرزا وقار احمد صاحب،علاقہ لاہور

حوصلہ افزائی:مکرم احمد حسن صاحب علاقہ لاہور۔

مقابلہ بیڈمنٹن ڈبل صف دوم:اوّل:مکرم کرنل مرزا وقار احمد صاحب اور مکرم طارق محمود صاحب علاقہ لاہور **دوم**:مکرم نصیب احمد بٹ صاحب،مکرم آصف مجید صاحب علاقہ ربوہ۔

مقابلہ ٹیبل ٹینس سنگل صف اوّل:اوّل:مکرم تحسین احمد صاحب، علاقہ لاہور **دوم**:مکرم محمد انور صابر صاحب علاقہ کراچی۔

حوصلہ افزائی:مکرم حلیم احمد صاحب،علاقہ راولپنڈی

مقابلہ ٹیبل ٹینس ڈبل صف اوّل:اوّل:مکرم ماجد خان صاحب+مکرم تحسین احمد صاحب،علاقہ لاہور **دوم**:مکرم پیر طارق ندیم صاحب+مکرم ملک حمید افضل صاحب،علاقہ ربوہ۔**حوصلہ افزائی**: مکرم راجہ رشید صاحب،علاقہ کراچی

مقابلہ ٹیبل ٹینس سنگل صف دوم:اوّل:مکرم ضیاءاللہ مبشر صاحب علاقہ ربوہ۔**دوم**:مکرم ڈاکٹر ہارون صاحب علاقہ لاہور۔

حوصلہ افزائی:مکرم خلیق احمد ککی صاحب،علاقہ راولپنڈی

مقابلہ ٹیبل ٹینس ڈبل صف دوم:اوّل: مکرم ڈاکٹر ہارون صاحب+مکرم مرزا محمود احمد صاحب،علاقہ لاہور۔**دوم**:مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب+مکرم مبشر محمود صاحب،علاقہ ربوہ۔

حوصلہ افزائی:مکرم ناصرالدین صاحب،علاقہ لاہور

مقابلہ کلائی پکڑنا صف اوّل:اوّل:مکرم قریشی اخلاق احمد صاحب،علاقہ ربوہ۔

دوم:مکرم اسداللہ منگلا صاحب،علاقہ سرگودھا

حوصلہ افزائی:مکرم مبارک احمد علوی صاحب ،علاقہ ربوہ

مقابلہ کلائی پکڑنا صف دوم:اوّل:مکرم غلام سرور صاحب،علاقہ ربوہ۔**دوم**:مکرم اظہر علی صاحب،علاقہ ملتان

حوصلہ افزائی:مکرم محمد عارف صاحب،علاقہ گوجرانوالہ

مقابلہ پیدل چلنا صف اوّل:اوّل:مکرم مبشر احمد اٹھوال صاحب، علاقہ سرگودھا۔مکرم وقار احمد بٹ صاحب،علاقہ لاہور

دوم۔مکرم مقبول احمد صاحب،علاقہ گوجرانوالہ۔
حوصلہ افزائی۔مکرم عقیل احمد طاہر صاحب،علاقہ ربوہ
مقابلہ پیدل چلنا صف دوم:اوّل۔مکرم سید طاہر احمد صاحب۔ علاقہ ربوہ۔مکرم رحمت علی صاحب علاقہ فیصل آباد۔
دوم۔مکرم پرویز احمد چٹھہ،علاقہ سرگودھا
حوصلہ افزائی۔مکرم ظفر اقبال صاحب، علاقہ فیصل آباد اور مکرم عبدالقادر صاحب،علاقہ کراچی
مقابلہ سومیٹر دوڑ صف اول:اوّل۔مکرم داؤد احمد صاحب،علاقہ سرگودھا۔**دوم**۔مکرم محمد انور صاحب،علاقہ سندھ
حوصلہ افزائی۔مکرم وقار احمد بٹ صاحب،علاقہ لاہور
مقابلہ سو میٹر دوڑ صف دوم:اوّل۔مکرم خالد عمران کاہلوں صاحب،علاقہ ربوہ۔**دوم**۔مکرم محمد ارشد صاحب،علاقہ لاہور
حوصلہ افزائی۔مکرم محمد نعیم ارشد صاحب،علاقہ فیصل آباد
مقابلہ سیر کے بعد مشاہدات قلمبند کرنا:اوّل۔مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب علاقہ ربوہ۔**دوم**۔مکرم منصور احمد بھنڈر صاحب،علاقہ لاہور
حوصلہ افزائی:مکرم قمرالدین صاحب،علاقہ ملتان۔مکرم بشیر حسین تنویر صاحب،علاقہ فیصل آباد
مقابلہ مشاہدہ و معائنہ:اوّل۔مکرم محمد افضال صاحب،علاقہ فیصل آباد۔**دوم**۔مکرم حکیم قدرت اللہ چیمہ صاحب،علاقہ ربوہ
حوصلہ افزائی۔مکرم بشیر حسین تنویر صاحب علاقہ فیصل آباد
مقابلہ گولہ پھینکنا:(صف اول)اوّل۔مکرم محمد انور صاحب،علاقہ سندھ۔**دوم**۔مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب،علاقہ سندھ
حوصلہ افزائی۔مکرم رانا عبدالباسط صاحب،علاقہ فیصل آباد
مقابلہ گولہ پھینکنا(صف دوم):اوّل۔مکرم طاہر احمد صاحب،علاقہ ربوہ
دوم۔مکرم عثمان داؤد ناصر صاحب،علاقہ گوجرانوالہ
حوصلہ افزائی۔مکرم عبدالقدیر صاحب،علاقہ فیصل آباد
مقابلہ تھالی پھینکنا(صف اول):اوّل۔مکرم داؤد احمد گوندل صاحب،علاقہ سرگودھا۔
دوم۔مکرم بابو بشیر احمد صاحب ،علاقہ کراچی

حوصلہ افزائی۔مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب،علاقہ سندھ
مقابلہ تھالی پھینکنا(صف دوم):اوّل۔مکرم طاہر محمود صاحب، علاقہ ربوہ۔**دوم**۔مکرم محمد نواز صاحب،علاقہ لاہور
حوصلہ افزائی۔مکرم ظہیرالدین بابر صاحب،علاقہ ربوہ
مقابلہ نیزہ پھینکنا(صف اول)اوّل۔مکرم محمد انور صاحب، علاقہ سندھ۔**دوم**۔مکرم داؤد احمد گوندل صاحب،علاقہ سرگودھا
حوصلہ افزائی۔مکرم اعجازالحق صاحب،علاقہ کراچی
مقابلہ نیزہ پھینکنا(صف دوم):اوّل۔مکرم منیر احمد صاحب،علاقہ راولپنڈی۔**دوم**۔مکرم محمد آصف مجید صاحب،علاقہ ربوہ
حوصلہ افزائی۔مکرم عثمان ناصر داؤد صاحب،علاقہ گوجرانوالہ
مقابلہ سائیکل ریس:اوّل۔مکرم محمد علی وسیم صاحب،علاقہ ربوہ۔
دوم۔مکرم ناصر احمد چیمہ صاحب،علاقہ سرگودھا
حوصلہ افزائی۔مکرم نثار احمد طاہر صاحب،علاقہ ربوہ
مکرم مسعود احمد صاحب،علاقہ فیصل آباد
مقابلہ والی بال:اوّل ٹیم:علاقہ ربوہ۔مکرم عبداللہ کامران صاحب مکرم یونس احمد صاحب،مکرم عمران سلیم صاحب،مکرم نصیر احمد چوہان صاحب،مکرم نصیر احمد فوجی صاحب،مکرم اویس احمد بٹ
دوم ٹیم:علاقہ گوجرانوالہ۔مکرم عثمان ناصر داؤد صاحب ، مکرم الماس احمد صاحب،مکرم مظفر محمود احمد صاحب،مکرم حفیظ احمد صاحب،مکرم وسیم احمد صاحب،مکرم قیصر محمود صاحب
حوصلہ افزائی:(علاقہ کراچی)مکرم مجیب احمد ناصر،مکرم محمد جمیل، مکرم عامر محمود شیخ،مکرم عامر بٹ،مکرم افضال احمد،مکرم اعجازالحق ،
مقابلہ رسہ کشی:اوّل ٹیم:علاقہ ربوہ۔مکرم سمیع اللہ صاحب،مکرم قریشی اخلاق احمد صاحب،مکرم بلال احمد صاحب،مکرم بشارت احمد صاحب،مکرم نذیر احمد صاحب،مکرم مبشر احمد چیمہ صاحب،مکرم محمد اشرف بابر صاحب،مکرم ظفر اقبال صاحب،مکرم مظفر احمد خان صاحب،مکرم غلام سرور صاحب،مکرم ناصر حیات صاحب۔
دوم ٹیم:علاقہ گوجرانوالہ۔مکرم محمد احسن صاحب،مکرم حفیظ احمد صاحب،مکرم تنویر احمد صاحب،مکرم طاہر احمد باجوہ صاحب،مکرم

طارق فیض صاحب، مکرم حافظ جری احمد صاحب، مکرم گفتار احمد صاحب، مکرم غضنفر علی صاحب، مکرم عباس احمد ڈوگر صاحب، مکرم محمد عارف صاحب، مکرم عثمان داؤد ناصر صاحب۔

مقابلہ رسّہ کشی مقابلہ مابین ناظمین علاقہ اضلاع و مرکزی عاملہ مجلس انصار اللہ پاکستان :اوّل ٹیم :ناظمین اضلاع: مکرم بریگیڈیئر عبد الغفور احسان صاحب ناظم علاقہ لاہور (کیپٹن) مکرم عظمت حسین شہزاد ناظم علاقہ فیصل آباد۔ مکرم صفدر علی وڑائچ صاحب ناظم علاقہ سرگودھا، مکرم ڈاکٹر طاہر اسماعیل صاحب ناظم علاقہ ملتان، مکرم شفیق قیصر صاحب ناظم علاقہ بہاولپور، مکرم میاں عبدالرزاق صاحب ناظم علاقہ آزاد کشمیر، مکرم عبدالمجید خان صاحب علاقہ ڈیرہ غازی خان، مکرم جاوید اقبال قیصرانی صاحب ناظم ضلع لیہ، مکرم منور احمد گل صاحب ناظم ضلع ننکانہ صاحب، مکرم شاہد احمد کھٹانہ صاحب علاقہ سندھ، مکرم میاں فضل محمود ہنجرا صاحب ناظم ضلع چنیوٹ، مکرم ڈاکٹر ظفر اقبال صاحب ضلع رحیم یار خان، مکرم ماسٹر منیر احمد صاحب ناظم ضلع جھنگ، مکرم خالد محمود جٹ صاحب ضلع سرگودھا۔

دوم ٹیم: مرکزی عاملہ انصار اللہ: مکرم سید طاہر احمد صاحب (کیپٹن) مکرم عبدالجلیل صادق صاحب، مکرم مرزا فضل احمد صاحب، مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب، مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب، مکرم میجر شاہد احمد سعدی صاحب، مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب، مکرم محمد محمود طاہر صاحب، مکرم سید غلام احمد فرخ صاحب، مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب، مکرم مظفر احمد درانی صاحب، مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب، مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب، مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب۔

معمر ترین کھلاڑی: مکرم عبدالمجید خالد صاحب، علاقہ گوجرانوالہ۔

بہترین علاقہ: علاقہ ربوہ۔

بہترین کھلاڑی: مکرم تحسین احمد صاحب، علاقہ لاہور۔

رپورٹ شعبہ طبی امداد

الحمدللہ کے سالانہ سپورٹس ریلی کے موقعہ پر شعبہ طبی امداد کے انتظامات ریلی سے دو روز قبل مکمل کر لئے گئے تھے۔ جس میں مرکزی ڈسپنسری اور فرسٹ ایڈ باکس کی تیاری تھی۔ 26/فروری کو طبی امداد کا باقاعدہ آغاز کر دیا گیا تھا جو کہ یکم مارچ کی شام آٹھ بجے تک جاری رہا۔ اس دوران تمام ڈاکٹر صاحبان اور پیرا میڈیکل سٹاف نے بخوبی اپنے فرائض سرانجام دیئے۔ ایمرجنسی کی صورت میں مریضوں کو فضل عمر ہسپتال اور طاہر ہارٹ میں بھجوانے کے انتظامات موجود تھے۔ دوران مقابلہ جات ان ڈور و آؤٹ ڈور میڈیکل ٹیم بمعہ ایمبولنس ہمہ وقت موجود تھی۔ ریلی میں 490 افراد مستفیض ہوئے۔ اس شعبہ میں مکرم ڈاکٹر نذیر احمد، مکرم ڈاکٹر نذالنصر، مکرم ڈاکٹر لئیق خان، مکرم ڈاکٹر ابرار بشیر، مکرم ڈاکٹر کاشف شبیر نیز پیرا میڈیکل سٹاف میں مکرم محمد پرویز خالد، مکرم عابد مسعود، مکرم عبدالقادر، مکرم اشتیاق احمد، مکرم بشارت احمد، مکرم عطاء المجیب، مکرم انوار الدین، مکرم یعقوب منگلا، مکرم شکیل احمد، مکرم محمد احسن، مکرم فضل ذیشان، مکرم خالد سلطان، مکرم مطیع الرحمٰن، مکرم مدثر احمد اور مکرم صلاح الدین فاتح نے خدمات سرانجام دیں۔

> سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:
> ’’میں وہ شخص ہوں جس کے ہاتھ پر صد ہا نشان ظاہر ہوئے۔ کیا زمین پر کوئی ایسا انسان زندہ ہے کہ جو نشان نمائی میں میرا مقابلہ کر کے مجھ پر غالب آ سکے۔ مجھے اُس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اب تک دو لاکھ سے زیادہ میرے ہاتھ پر نشان ظاہر ہو چکے ہیں اور...... اس ملک میں جو بعض نامی اہل کشف تھے جن کا تین تین، چار چار لاکھ مرید تھا اُن کو خواب میں دکھلایا گیا کہ یہ انسان خدا کی طرف سے ہے۔ اور بعض اُن میں سے ایسے تھے کہ میرے ظہور سے تیس برس پہلے دنیا سے گزر چکے تھے۔ (تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن، جلد 20 صفحہ 36)

اخبار مجالس

(قیادت عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان)

ریفریشر کورس، میٹنگز و اجلاسات

نظامت انصاراللہ ضلع لاڑکانہ

11 فروری کو زیر اہتمام مسن باڈہ کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ حاضری 18 رہی۔ **11 فروری** کو زیر اہتمام مجلس لاڑکانہ شہر کا سالانہ ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ حاضری 15 رہی۔ **12 فروری** کو زیر اہتمام مجلس گورنگیج کا سالانہ ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ حاضری 12 رہی۔ **12 فروری** کو زیر اہتمام مجلس انور آباد کا سالانہ ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ حاضری 22 رہی۔ **13 فروری** کو زیر اہتمام مجلس قمبر اور جام خاں چانڈیو کا سالانہ ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ جس میں حاضری 15 رہی۔

نظامت انصاراللہ علاقہ فیصل آباد

11 جنوری کو اراکین عاملہ اور ناظمین اضلاع کا ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ پاکستان اور مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی نے ہدایات دیں۔ حاضری 29 رہی۔ **16 فروری** کو ریفریشر کورس ہوا جس میں مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن اور مکرم مظفر احمد درانی صاحب معاون صدر نے شمولیت کی اور شعبہ جات کی ہدایات دیں اور نمایاں کام کرنے والے ممبران عاملہ کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ حاضری 39 رہی۔

16 فروری مجلس انصاراللہ فضل عمر فیصل آباد کا ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں مکرم مظفر احمد درانی صاحب معاون صدر اور مکرم محمد محمود طاہر صاحب نے شمولیت کی۔ حاضری 39 رہی۔

16 فروری مجلس انصاراللہ کریم نگر فیصل آباد کا ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں مکرم محمد محمود طاہر صاحب اور مکرم مظفر احمد درانی صاحب نے شرکت کی اور ہدایات دیں۔ حاضری 27 رہی۔

16 فروری مجلس انصاراللہ کریم نگر فیصل آباد نے جلسہ یوم پیشگوئی مصلح موعود منایا جس میں مکرم مظفر احمد درانی صاحب معاون صدر نے خطاب کیا۔ حاضری 49 رہی۔

23 فروری مجلس انصاراللہ دارالنور فیصل آباد میں جلسہ یوم پیشگوئی مصلح موعود منعقد ہوا جس میں مرکز سے مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح و ارشاد اور مکرم مظفر احمد درانی صاحب معاون صدر نے شرکت کی۔ حاضری 78 رہی۔

23 فروری مجلس انصاراللہ دارالنور فیصل آباد کے عہدیداران کا ریفریشر کورس ہوا جس میں مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح و ارشاد، مکرم مظفر احمد درانی صاحب معاون صدر اور مکرم مشہود احمد صاحب قائد تجنید نے شمولیت کی مکرم عظمت حسین شہزاد صاحب ناظم علاقہ بھی موجود تھے شعبہ وار ہدایات دی گئیں۔ حاضری 23 رہی۔

16 فروری مجلس انصاراللہ ڈرگ کالونی کراچی کا سالانہ ریفریشر کورس گرین ٹاؤن میں زیر صدارت مکرم چوہدری منیر احمد صاحب ناظم ضلع کراچی منعقد ہوا۔ حاضری 16 رہی۔

17 فروری مجلس انصاراللہ ڈرگ کالونی کراچی کا اجلاس عام ہوا جس میں مقابلہ نظم بھی ہوا جس میں 5 انصار نے حصہ لیا۔ حاضری 27 رہی۔

19 فروری مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام خدام سے انصار میں آنے والے انصار کو خوش آمدید کہنے کے سلسلہ میں اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم قائد عمومی نے شمولیت کی۔ حاضری 33 رہی۔

22 فروری نظامت انصاراللہ ضلع خانیوال کے زیر اہتمام نائب ناظمین، زعماء مقامی اور نائب زعماء مقامی ضلع خانیوال کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ جس میں مکرم قائد عمومی اور مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن نے شمولیت کی۔ حاضری 48 رہی

22 فروری نظامت انصاراللہ ضلع وہاڑی کا ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں مکرم مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے شمولیت کی۔ حاضری 43 رہی۔

23 فروری نظامت انصاراللہ ضلع شیخوپورہ کی مجلس عاملہ و زعماء مجالس کا ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں مکرم مظفر احمد درانی صاحب معاون صدر اور مکرم مشہود احمد صاحب قائد تجنید نے شرکت کی اور ہدایات دی گئیں۔ حاضری 60 رہی۔

23 فروری مجلس انصاراللہ چنیوٹ اور عثمان والا میں ریفریشر کورس منعقد ہوئے جن میں مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی اور مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب قائد تربیت نے شمولیت کی۔ حاضری 25 رہی۔

23 فروری نظامت انصاراللہ ضلع جھنگ کے زیر انتظام زعماء مجالس اور اراکین عاملہ ضلع کا ریفریشر کورس ہوا جس میں مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن اور مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب قائد تربیت نومبائعین نے شمولیت کی اور شعبہ جات کے بارہ میں ہدایات اور رہنمائی کی۔ حاضری 35 رہی۔

23 فروری نظامت انصاراللہ ضلع ساہیوال کا ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح و ارشاد اور مکرم شکیل احمد قریشی صاحب نائب قائد عمومی نے شمولیت کی۔ حاضری 58 رہی۔

23 فروری نظامت انصاراللہ ضلع بہاولنگر کا ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس نے شمولیت کی حاضری 75 رہی۔

5 مارچ 2014ء انصاراللہ مقامی ربوہ کا ریفریشر کورس نائب زعماء تعلیم والقرآن ربوہ منعقد ہوا۔ مکرم قائد تعلیم القرآن اور مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب منتظم تعلیم القرآن ربوہ نے ہدایات دیں۔ حاضری 40 رہی۔

میڈیکل کیمپس و ایثار (خدمت خلق)

ماہ جنوری شعبہ قیادت ایثار مجلس انصاراللہ پاکستان کے زیر انتظام ضلع خوشاب کے مختلف مقامات پر میڈیکل کیمپس میں 2550 مریض دیکھے گئے جبکہ مرکزی ڈسپنسری میں 1575 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

14 فروری شعبہ قیادت ایثار مجلس انصاراللہ پاکستان کے زیر انتظام بمقام گولیکی میں میڈیکل کیمپ لگایا گیا جس میں 600 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

ماہ جنوری مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے زیر انتظام محلہ جات نے دارالفضل شرقی، دارالفتوح شرقی، دارالبرکات اور دارالفتوح غربی میں میڈیکل کیمپس لگائے گئے جن میں 721 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

وقار عمل

8 فروری مجلس انصاراللہ بیت التوحید لاڑکانہ میں وقار عمل کیا گیا جس میں 13 انصار، 8 خدام اور 3 اطفال نے حصہ لیا۔

16 فروری مجلس انصاراللہ ڈرگ کالونی کراچی نے قائد پارک میں وقار عمل کیا۔ حاضری 13 انصار اور 4 اطفال و بچگان نے حصہ لیا۔ واپسی پر بیت الذکر میں ناشتہ کے دوران حضور کے خطبہ سے حضرت مسیح موعودؑ کے فرمودات پڑھ کر سنائے گئے۔

صف دوم

16 فروری مجلس انصاراللہ ڈرگ کالونی کراچی نے سائیکل سفر کیا جس میں 19 انصار اور 4 اطفال و بچگان نے شمولیت کی۔

سلامتی اور محبت پھیلائیں

”سلام کو پھیلانا، آپس کی محبت پیدا کرنے کا اور معاشرے میں امن قائم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے“
(خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 194)

☆☆☆

”ہمیشہ احسان اور بخشش کی دعا مانگنی چاہئے“
(خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 126)

اشاریہ ماہنامہ ''انصاراللہ'' 2013ء

(جلد نمبر 53 شمارہ نمبر 1 تا 12 جنوری تا دسمبر)

(مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب، نائب مدیر)

اداریہ جات

صبح نو۔جنوری صفحہ 4

ہے شکر ربّ عزوجل خارج از بیان۔مارچ صفحہ 4

عالمگیر انوار و برکات سماویہ۔اپریل صفحہ 4

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت۔مئی صفحہ 4

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ۔ھوالناصر۔جون صفحہ 4

اردو زبان

اردو زبان میں ابلاغ ماموریت۔صاحبزادہ مرزا حنیف احمد۔ اگست صفحہ 14

اخبار مجالس

فروری صفحہ 40، مارچ صفحہ 39، اپریل صفحہ 40

جون صفحہ 33، جولائی صفحہ 30، اگست 39

ستمبر صفحہ 39، اکتوبر صفحہ 40، نومبر صفحہ 38

ارشادات۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نیکی کا دروازہ تنگ ہے، جنوری صفحہ 8

تقویٰ اور رعب۔فروری صفحہ 29

بیعت اور روحانی تبدیلی۔مارچ صفحہ 10

تصویر والے پوسٹ کارڈ پر حضرت اقدسؑ کا فتویٰ۔مارچ صفحہ 42

نماز خدا کا حق ہے۔جولائی صفحہ 38

قربانیاں خدا تعالیٰ کے قرب اور ملاقات کا موجب ہیں۔اکتوبر صفحہ 8

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

بعض موعود صدیوں بعد پیدا ہوں گے۔فروری صفحہ 38

ہمارے 20 لاکھ مربی ہوں گے۔اپریل: ٹائٹل

حضرت مسیح موعودؑ کا طرز تحریر نقل کریں (زبیر احمد چیچہ وطنی) جون صفحہ 29

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

یہی شجر ہے جو روحانی اور آسمانی پرندوں کی آماجگاہ ہے۔جنوری صفحہ 42

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس

عہد بیعت کو نبھائیں۔مارچ: ٹائٹل

وقت دعا ہے۔مئی صفحہ 10

ہر احمدی اپنی نمازوں کی طرف توجہ دے۔مئی: ٹائٹل

ہم خدا تعالیٰ کو ہمیشہ یاد رکھیں۔جون: ٹائٹل

حبل اللہ کو پکڑیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد رکھیں۔جولائی: ٹائٹل

پاکستان کے احمدی اپنے ایمان و ایقان کے لئے امت دعا کریں۔اگست: ٹائٹل

احکام القرآن اور مومنوں سے توقعات۔ستمبر: ٹائٹل

اگر ہم عہد بیعت دہراتے رہیں تو احمدی معاشرہ تمام برائیوں سے پاک ہو سکتا ہے۔اکتوبر: ٹائٹل

پاکستان کے حالات ایسے ہیں کہ احمدی انتہائی مشکل زندگی گزار رہے ہیں۔نومبر: ٹائٹل

ایم ٹی اے

ایم ٹی اے کی اہمیت۔طاہر احمد کاشف۔جون صفحہ 20

ایم ٹی اے علم بڑھانے کا ایک اہم وسیلہ۔از نظارت اصلاح و ارشاد۔اگست صفحہ 30

ایم ٹی اے کا عالمی فیضان، ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ۔اکتوبر صفحہ 12

پیشگوئی مصلح موعود

سراج منیر بنتا نہائے ربّ قدیر۔فروری صفحہ 4

تحریکات

واقفین نو اور جامعہ احمدیہ۔اپریل صفحہ 11

تحقیق و تبصرہ

''جمہوریت کے اجارہ دار'' اوریا مقبول جان کے کالم پر علمی تبصرہ۔ڈاکٹر مرزا سلطان احمد۔جون صفحہ 23

خالد ہمایوں کے ایک کالم پر تبصرہ۔ڈاکٹر مرزا سلطان احمد۔فروری صفحہ 30

اللہ وسایا کے ایک اداریہ متعلقہ کارروائی 1974ء پر تبصرہ۔
سلطان احمد، ڈاکٹر مرزا نومبر صفحہ 25

توبہ واستغفار

توبہ واستغفار کے پانی سے غسل۔جنوری صفحہ 7

تقویٰ

تقویٰ کی باریک راہیں۔ستمبر صفحہ 6
حصول تقویٰ کے ذرائع۔نوید مبشر شاہد۔ستمبر صفحہ 11

جلسہ سالانہ

تاثرات جلسہ سالانہ قادیان 2012ء صفدر نذیر گولیکی۔جنوری صفحہ 36
جلسہ سالانہ قادیان 2012ء تاثرات۔ریاض احمد ملک۔مارچ صفحہ 35

جماعت احمدیہ

سلسلہ احمدیہ زمین کے کناروں تک
فرمودات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نومبر صفحہ 15
للّٰہی وقف اور جماعت احمدیہ۔مارچ صفحہ 7

حب الوطنی

جماعت احمدیہ کی وطن سے محبت۔انتصار احمد نذر۔اگست صفحہ 32
حب الوطنی اور جماعت احمدیہ۔محمد افضل قمر۔ستمبر صفحہ 18
وطن سے محبت جزو ایمان۔اگست صفحہ 7
اہل وطن کے لئے دعائیں۔(اداریہ) اگست صفحہ 4

حجۃ الوداع

انسانی حقوق کا عالمگیر منشور خطبہ حجۃ الوداع۔اکتوبر صفحہ 4

خطبات وخطابات

خطبات امام کی اہمیت۔از قیادت تربیت۔جولائی صفحہ 33

خلافت/قدرت ثانیہ

آسمانی خلافت سے محبت کیلئے لامتناہی سلسلے (اداریہ) ستمبر ص 4
خلافت احمدیہ سے محبت کے عالمگیر سلسلے (اداریہ) نومبر صفحہ 4
احیائے خلافت وقت کی اہم ضرورت۔نومبر صفحہ 9
برکات وفیضان خلافت۔ڈاکٹر محبوب احمد فاروقی۔مئی صفحہ 23
خلفائے راشدین کی سنت کی پیروی کرنا۔مئی صفحہ 6

نماز

اقامت صلوٰۃ۔جنوری صفحہ 6، فروری صفحہ 6

درس القرآن

صلہ رحمی۔اپریل صفحہ 6
خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔مئی صفحہ 5
حسین معاشرہ۔جون صفحہ 6

سیرت النبی ﷺ

اسوۂ رسولؐ اور محبت الٰہی۔جولائی صفحہ 6
صبر و صلوٰۃ اور اسوۂ رسولؐ۔اگست صفحہ 7

سیرت رفقاء احمد

سیرت رفقاء حضرت مسیح موعودؑ خطاب جلسہ سالانہ یوکے 2000ء جولائی صفحہ 22
واقعات رفقاء حضرت مسیح موعودؑ۔خطبہ جمعہ 12/اکتوبر 2012ء جنوری صفحہ 11
واقعات و روایات رفقاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔خطبہ جمعہ 30/نومبر 2012ء۔فروری صفحہ 21

بیت اللہ

انسانوں کے فائدہ کے لئے پہلا گھر۔اکتوبر صفحہ 6
عدل اور انصاف کے تقاضے۔نومبر صفحہ 10

درس حدیث

للّٰہی وقف اور جماعت احمدیہ۔مارچ صفحہ 7
رحمی رشتے۔اپریل صفحہ 7
آسمانی نعمت اور آفاقی مقبولیت۔جون صفحہ 7
ایمان واخلاص کے پھل۔ستمبر صفحہ 7
عید قربان اور سنت رسولؐ۔اکتوبر صفحہ 7

دعا

دعا اور ذکر الٰہی۔نومبر صفحہ 11
دعاؤں کی خصوصی تحریک، از خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فروری، اپریل، مئی، جون، جولائی وستمبر۔ٹائٹل پیج
دعا ایک آسمانی حربہ۔از نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ۔ستمبر صفحہ 14

رپورٹس/تقریبات/ریفریشر کورس انصاراللہ

سالانہ تقریب آمین مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ۔جنوری صفحہ 38
حسن کارکردگی مجالس سال 2012ء مارچ صفحہ 11
15ویں سالانہ سپورٹس ریلی انصاراللہ پاکستان، محمد محمود طاہر۔ اپریل صفحہ 36

رپورٹ سالانہ مقابلہ مقالہ نویسی ۔ از قیادت تعلیم ۔ مئی صفحہ 40
ریفریشر کورس مجلس انصاراللہ پاکستان ۔ مئی صفحہ 42
رپورٹ سالانہ علمی مقابلہ جات 2012ء۔خواجہ مظفر احمد۔جنوری صفحہ 39

رمضان المبارک

رمضان اور عشق الٰہی ۔ جولائی صفحہ 7
فیضان رمضان المبارک ۔ جولائی صفحہ 15
افطاری اور افطار کا وقت ۔ جولائی صفحہ 37
ہر رمضان نیکیوں کی بہار کا موسم (اداریہ) ۔ جولائی صفحہ 4

شوریٰ

سفارشات مجلس شوریٰ 2013ء، نظارت اصلاح وارشاد، مئی صفحہ 27

طب وصحت

پانی زندگی ہے ۔ ستمبر صفحہ 37
ڈینگی بخار ۔ ڈاکٹر عبدالخالق خالد ۔ اکتوبر صفحہ 33
شہد اور دار چینی کے طبی فوائد ۔ نصیرالدین خان ۔ نومبر صفحہ 35

قرآن کریم

قرآن کریم میں سجدات تلاوت ۔ نوید مبشر شاہد ۔ جون صفحہ 32
قرآن کلاس ۔ ملک منصور احمد عمر ۔ جون صفحہ 40
قرآن شریف ہی دین کی جان ہے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ۔ اگست صفحہ 11

کلام الامام

کوئی دیں دین محمدؐ سا نہ پایا ہم نے ۔ اپریل صفحہ 8
منصب خلافت ۔ مئی صفحہ 7
ہماری کتابوں کو غور سے پڑھیں ۔ جون صفحہ 8
تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے ۔ جولائی صفحہ 9
تمام آرزوئیں اور خواہشات خدا میں ہو جائیں ۔ اگست صفحہ 8
استغفار اور تسبیح کے فوائد ۔ ستمبر صفحہ 8
روحانی خزائن ۔ نومبر صفحہ 10

مجلس عرفان

مجلس عرفان حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۔ عبدالماجد طاہر ۔ نومبر صفحہ 16

مذہب/مذہب رواداری

آنحضرتؐ کی مذہبی رواداری ۔ محمد محمود طاہر ۔ جون صفحہ 15
مذہبی رواداری ۔ عبدالرحمٰن، گوجرہ ۔ جنوری صفحہ 18
مذہبی جذبات سے کھیلنے کا انجام ۔ جون صفحہ 41

منظومات

گرتا ہے جہاں خون شہیدان وفا کا (سید اسرار احمد توقیر) جنوری صفحہ 21
جسے حسن دیوانگی کہہ سکوں (ڈاکٹر فہمیدہ منیر) جنوری صفحہ 26
میرے آقا میرے نبی کریمؐ (حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم) فروری صفحہ 20
جس قوم پہ لگ جاتی ہے تعزیر خدا کی (سید اسرار احمد توقیر) مارچ صفحہ 38
آؤ مل کر کرتے ہیں پیارے نبی کی پیاری باتیں (خان شاہنواز ملہی) اپریل صفحہ 22
میں دنیا پہ دیں کو مقدم کروں گا (سیدہ نواب مبارکہ بیگم) مئی صفحہ 22
عجب اک تماشا دکھانے چلے ہیں (عطاء کریم شاد) جون صفحہ 22
دل میں ہے اک نام محمدؐ (ابن کریم) جولائی صفحہ 14
آرام نہ دن کو بے قراری کے سبب (حضرت خواجہ میر درد) جولائی صفحہ 31
سب رشتے ناطے اچھے ہیں پر رشتوں میں سردار ہے ماں (ڈاکٹر فیاض احمد شاہین) اگست صفحہ 29
پاکستان ہمارا وطن ہے (روشن دین تنویر) اگست صفحہ 41
جب وہ اتنا قریب ہوتا ہے (ابن کریم) ستمبر صفحہ 17
قدرت کا حسین تحفہ ہے تیری مدح سرائی (منصور احمد طاہر) ستمبر صفحہ 25
ظاہر میں ہم فریفتہ حسن بتاں کے ہیں (امیر مینائی) اکتوبر صفحہ 22
سختیاں جھیلتا جا شکوہ بے داد نہ کر (شیخ رحمت اللہ خان شاکر) نومبر صفحہ 24

نماز/قیام صلوٰۃ

آداب نماز ۔ ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ۔ نومبر صفحہ 22
نماز اور قرآن کریم ۔ مئی صفحہ 16
نمازوں کی ترتیب ۔ جون صفحہ 11
قیام صلوٰۃ ۔ از نظارت اصلاح وارشاد ۔ جولائی صفحہ 12
نماز کے سات مدارج ۔ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، اکتوبر صفحہ 14

شخصیات/سیرت وسوانح

محمود احمد حضرت مرزا بشیر الدین، خلیفۃ المسیح الثانی فروری صفحہ 8

ظہور مصلح موعود۔نوید مبشر شاہد۔فروری صفحہ 11
ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے۔منیر احمد باقی۔فروری صفحہ 15
حامد سمیع، چوہدری۔کراچی۔ذکر شہادت۔جولائی: ٹائٹل
عبدالحق ایڈووکیٹ، مرزا
عبدالحق ایڈووکیٹ، مرزا، حق زندگی ہم ادا کر چلے۔دسمبر صفحہ 5
اچھا اور کامیاب وکیل۔دسمبر صفحہ 7
ذکر خیر۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ، دسمبر صفحہ 8
ذکر خیر۔حافظ مظفر احمد۔دسمبر صفحہ 13
سوانحی خاکہ۔ایڈیٹر دسمبر صفحہ 17
سوانح۔محمد محمود طاہر، فخر الحق شمس، دسمبر صفحہ 21
ذکر خیر۔چوہدری رشید الدین۔دسمبر صفحہ 24
ذکر خیر۔حافظ عبدالحلیم۔دسمبر صفحہ 31
زندہ جاوید لوگ۔عبدالسمیع نون۔دسمبر صفحہ 33
علم دوست شخصیت۔محمود مجیب اصغر۔دسمبر صفحہ 42
عائلی تربیت کا قابل تقلید نمونہ۔سعادت جہاں آراء مظفر۔دسمبر صفحہ 45
ذکر خیر۔راحت امتیاز۔دسمبر صفحہ 50
اولاد کا ذکر۔دسمبر صفحہ 51
باہمت مرد خدا۔منور شمیم خالد۔دسمبر صفحہ 52
کوئٹہ اور چکوال کی یادیں۔دسمبر صفحہ 56
مہاتما گاندھی سے ملاقات۔دسمبر صفحہ 59
عشق انگیز یادیں۔لئیق احمد طاہر، بریڈفورڈ۔دسمبر صفحہ 60
بریڈفورڈ کی یادیں۔ڈاکٹر عبدالباری ملک۔دسمبر صفحہ 62
دلنشین انداز تربیت۔صفدر علی وڑائچ۔دسمبر صفحہ 64
ذکر خیر۔مرزا عمران احسن۔دسمبر صفحہ 67
علم دوست شخصیت۔شیخ محمد عثمان ایڈووکیٹ۔دسمبر صفحہ 68
ذکر خیر۔منصورہ سمیع۔دسمبر 69
شگفتہ مزاج بزرگ۔نصر اللہ خان بھلی۔دسمبر صفحہ 72
علمی خدمات۔احمد طاہر مرزا۔دسمبر صفحہ 74
مہربان استاذی المکرم۔نصیر احمد انجم۔دسمبر صفحہ 78
سیرت وتاثرات وواقعات کی رو سے احمد طاہر مرزا۔دسمبر صفحہ 80
عزیز احمد، حضرت صاحبزادہ مرزا۔ذکر خیر۔مرزا خلیل احمد قمر۔ستمبر صفحہ 26،
قسط دوم، اکتوبر صفحہ 23
غلام احمد قادیانی علیہ السلام، حضرت مسیح موعود
جوانی کی پاک زندگی۔قرآن مجید خدا تعالیٰ سے سیکھا۔مولانا جلال الدین شمس۔مارچ صفحہ 31
مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ کی اہمیت۔جون صفحہ 12
سیرت حضرت مسیح موعودؑ، سید مبارک علی، ربوہ۔جون صفحہ 19
سیرت حضرت مسیح موعودؑ، پیر افتخار احمد لدھیانوی۔اگست صفحہ 21
غلام قادر، فصیح، احوال وآثار، عاصم جمالی، جھنگ، جنوری صفحہ 27
فضل الرحمٰن خان۔امیر راولپنڈی، ذکر خیر۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ۔جنوری صفحہ 22
مبارک مصلح الدین، چوہدری۔مئی صفحہ 35
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
سیرۃ النبی کا سال۔حافظ مظفر احمد، مارچ صفحہ 6
شبانہ روز زندگی کے حسین نمونے، حافظ مظفر احمد۔مارچ صفحہ 12
آپ کی عبادات۔سید مبشر احمد ایاز۔اپریل صفحہ 23
آنحضرتؐ کی مذہبی رواداری۔محمد محمود طاہر۔جون صفحہ 15
سیرۃ النبی کی جھلکیاں۔سید مبارک علی، ربوہ۔جولائی صفحہ 32
اسوہ رسول اکرمؐ۔اگست صفحہ 13
آنحضرت کی چہل احادیث، سید محمود احمد شاہ۔اکتوبر صفحہ 16
مقصود احمد۔کوئٹہ۔مارچ صفحہ 29
منظور احمد۔کوئٹہ۔مارچ صفحہ 28
نصرت محمود، چوہدری۔احمدیت کے جان نثار۔مارچ صفحہ 26

کتب مسیح موعودؑ

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ کی اہمیت۔جون صفحہ 12

مقامات

چترال۔جنت مثال۔نصیر الدین احمد خان۔جولائی صفحہ 35
ربوہ سے جہلم ایک مطالعاتی سفر، مظفر احمد درانی، مئی صفحہ 32
گھانا۔جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل۔فرید احمد نوید۔نومبر صفحہ 32
لاہور۔انصار اللہ لاہور کی خدمات (جلسہ سالانہ قادیان 2012ء)
چوہدری منیر مسعود۔فروری صفحہ 39

سولہویں آل پاکستان سپورٹس ریلی مجلس انصاراللہ 2014ء کے موقعہ پر اوّل آنے والے کھلاڑی
مہمان خصوصی صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی سے انعام وصول کرتے ہوئے

Monthly
ANSARULLAH

Regd #: FR - 8

ansarullahpakistan@gmail.com
magazine@ansarullahpk.org

Ph: 047-6212982
Fax: 047-6214631
Cell: 0336-77200250

April 2014 Jamadi-ul-Sani Shahadat 1393

Editor: Ahmad Tahir Mirza

مرکزی انتظامیہ سالانہ سپورٹس ریلی مجلس انصاراللہ صدر صاحب مجلس کے ہمراہ

انتظامیہ مقابلہ جات سالانہ سپورٹس ریلی مجلس انصاراللہ صدر صاحب مجلس کے ہمراہ

علاقہ ربوہ اوّل: صدر مجلس انصاراللہ پاکستان کے ہمراہ